تقویم الادویہ
محبوب عالم قریشی
کتب خانہ
طیب

تفہیم الادویہ

مولفہ
محبوب عالم قریشی

نظر ثانی
ڈاکٹر محمد مسعود قریشی

ناشران
سوسائٹی آف ہومیو پیتھس پاکستان
لاہور 54000

Rs 25/00

نام کتاب : تفہیم الادویہ

مولف : محبوب عالم قریشی

بار اول : 1974

بار دوم : 1997

با اہتمام : گل ہمایوں۔ پرنٹ و پیک 19-A ایبٹ روڈ۔ لاہور

پبلشرز : سوسائٹی آف ہومیو پیتھس پاکستان لاہور

فہرس

حرف آغاز

آئے گی اردو زبان آتے آتے۔ ہماری قومی زبان کے متعلق یہ شعر ادویات کی زبان یعنی خواص الادویہ پر پوری طرح صادق آتا ہے۔ ہومیوپیتھک ادویہ کے خواص کا فہم و ادراک بھی وقت، مسلسل توجہ اور مطالعہ سے پیدا ہوتا ہے۔

چند دنوں میں میری معالجانہ زندگی کے ستائیس سال پورے ہونے کو آچکیں گے لیکن میں ابھی تک خواص الادویہ کے علم میں اپنے آپ کو بالکل ناآموز و ناخواندہ سمجھتا ہوں۔ ہر بار جب کسی دوا کے صفات و خواص کا مطالعہ کرنے بیٹھا تو یہ محسوس ہوا کہ اس دوا کے متعلق میرا علم نہایت ناقص اور تشنہ تھا اور ہر دفعہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ عمر رواں کے گزرے ہوئے سن و سال کم علمی، عدم واقفیت اور ناخواندگی کی تیرگی میں گزر گئے۔

ایک عرصہ ہوا میں نے خواص الادویہ کے مضمون پر اپنی ناقص معلومات کا نچوڑ مرتب کیا تھا۔ والد محترم نے اس پر نظر ثانی فرما کر ہومیوپیتھک میگزین میں اشاعت کا اہتمام فرمایا۔ ناظرین کے اسرار پر اب ان مضامین کو تفہیم الادویہ کے نام سے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی جرات کر رہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اکثر میرے احباب نے مجھ پر مختصر نویس ہونے کا الزام لگا رکھا ہے۔ میں اس جرم کا اقبال کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں فطرتاً بقامت کہتر بقیمت بہتر کے مقولہ پر کار بند ہوں اور ہمیشہ سے Travel Light یعنی سفر لطیف کا قائل رہا ہوں اور اس طرح اپنے قارئین اور اپنے دامن کو ایک بھاری بھرکم کتاب کے بار گراں سے بچاتا چلا جا رہا ہوں۔

خادم فن

محبوب عالم

ہومیوپیتھک تفہیم الادویہ
ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا

HOMOEOPATHIC MATERIA MEDICA

اس کا مطالعہ کیسے کیا جائے

تعارف

اس سلسلہ میں شائع ہونے والی ایک دوسری کتاب "معارف الادویہ" میں ہم نے تفصیلاً یہ بتایا تھا کہ ہومیوپیتھک طریق علاج میں مریض کی شفایابی کا انحصار علامات کی صحیح تشخیص پر ہے کیونکہ جب تک مختلف النوع علامات کی باہمی اہمیت کا صحیح طور پر اندازہ نہیں ہوتا اس وقت تک شافی دوا کا انتخاب ناممکن رہے گا۔ ہر مرض کی علامات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک عمومی علامات GENERALITIES اور دوسری خصوصی علامات PARTICULARS- ان کے علاوہ بعض خاص حالتیں جو مریض کی طبعی خصوصیات سے متعلق ہوتی ہیں اور جنہیں موثرات MODALITIES (خصوصیات عاملہ) کہا جاتا ہے لازماً

مد نظر رکھی جاتی ہیں۔

اس کتابچہ کا مقصد ایک مکمل خواص الادویہ تحریر کرنا نہیں ہے بلکہ طالب علم کو ادویہ کے متعلق ایسے بنیادی اصول مہیا کرنا ہے جن پر وہ اپنی مزید معلومات کی عمارت تعمیر کر سکے۔ ہم اس کتابچہ میں تیرہ ضروری ادویہ کے خواص بیان کریں گے۔ ان میں درجہ اول کی عمومی خاصیتیں GENERALS اور قابل توجہ ذہنی علامتیں اور وہ موثر حالتیں MODALITIES ہیں جو ان دواؤں سے مخصوص ہیں شامل ہوں گی۔ ابتدائی مطالعہ کے لئے ان ادویہ کی سفارش ڈاکٹر محمد مسعود قریشی نے کی ہے۔ ان تین عنوانات (1) عمومی علامات GENERALS (2) خصوصی علامات PARTICULARS (3) اور موثرات MODALITIES کے تحت ہم ہر دوا کے موثر خواص اور اس کی رہنما علامات بیان کریں گے اور اگر ان معلومات کو کسی بیمار کے لئے صحیح طریقہ سے استعمال کیا جائے تو قطع نظر اس کے کہ مرض پر کونسا لیبل چسپاں کیا جاتا ہے علاج بالمثل کے اصول کے مطابق ہر قابل علاج مرض کا علاج یقینی طور پر ہو جائے گا۔ اگر مرض علاج کی حد سے آگے بڑھ چکا ہو تو اس صورت میں بھی انشاءاللہ صحیح دوا تکلیف میں معتدبہ کمی کرے گی اور مریض اپنی باقی ماندہ زندگی آرام و سکون سے گزار سکے گا اور اسے مارفیا' خواب آور اور دیگر منشی ادویہ کا خوگر نہیں بننا پڑے گا۔

یہاں ہم پھر اس امر کا اعادہ کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھی مریض کا علاج کرتی ہے۔ وہ مرض کی ظاہری شکل اور نام کو کوئی اہمیت نہیں دیتی۔ جب کوئی مریض ہمارے پاس آئے تو ہمیں اس سے مخصوص علامات' عمومی علامات اور موثرات حاصل کرنے کی کوشش میں اپنی تمام تر توانائیاں خرچ کر دینی چاہئیں۔ یہی علامتیں حصول شفا کے لئے حقیقی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں کیونکہ ہانمن کے نظریہ شفاء کے مطابق مریض کے اصل کردار کی خصوصیات کا اندازہ انہی علامات سے ہوتا ہے۔ ہمیں صرف ظاہری درد اور تکالیف کو ہی قابل توجہ سمجھ کر اصل راستہ سے بھٹک نہ جانا چاہیے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو اپنے نصب العین تک پہنچنے کی کامیابی کے تمام امکانات کھو دیں گے۔

ہر دوا کی خصوصی علامات' عمومی علامات اور موثرات کے حفظ کرنے سے طالب علم

مد نظر رکھی جاتی ہیں۔

اس کتابچہ کا مقصد ایک مکمل خواص الادویہ تحریر کرنا نہیں ہے بلکہ طالب علم کو ادویہ کے متعلق ایسے بنیادی اصول مہیا کرنا ہے جن پر وہ اپنی مزید معلومات کی عمارت تعمیر کر سکے۔ ہم اس کتابچہ میں تیرہ ضروری ادویہ کے خواص بیان کریں گے۔ ان میں درجہ اول کی عمومی خاصیتیں GENERALS اور قابل توجہ ذہنی علامتیں اور وہ موثر حالتیں MODALITIES ہیں جو ان دواؤں سے مخصوص ہیں شامل ہوں گی۔ ابتدائی مطالعہ کے لئے ان ادویہ کی سفارش ڈاکٹر محمد مسعود قریشی نے کی ہے۔ ان تین عنوانات (1) عمومی علامات GENERALS (2) خصوصی علامات PARTICULARS (3) اور موثرات MODALITIES کے تحت ہم ہر دوا کے موثر خواص اور اس کی رہنما علامات بیان کریں گے اور اگر ان معلومات کو کسی بیمار کے لئے صحیح طریقہ سے استعمال کیا جائے تو قطع نظر اس کے کہ مرض پر کونسا لیبل چسپاں کیا جاتا ہے علاج بالمثل کے اصول کے مطابق ہر قابل علاج مرض کا علاج یقینی طور پر ہو جائے گا۔ اگر مرض علاج کی حد سے آگے بڑھ چکا ہو تو اس صورت میں بھی انشااللہ صحیح دوا تکلیف میں معتدبہ کمی کرے گی اور مریض اپنی باقی ماندہ زندگی آرام و سکون سے گزار سکے گا اور اسے مارفیا' خواب آور اور دیگر منشی ادویہ کا خوگر نہیں بننا پڑے گا۔

یہاں ہم پھر اس امر کا اعادہ کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھی مریض کا علاج کرتی ہے۔ وہ مرض کی ظاہری شکل اور نام کو کوئی اہمیت نہیں دیتی۔ جب کوئی مریض ہمارے پاس آئے تو ہمیں اس سے مخصوص علامات' عمومی علامات اور موثرات حاصل کرنے کی کوشش میں اپنی تمام تر توانائیاں خرچ کر دینی چاہئیں۔ یہی علامتیں حصول شفا کے لئے حقیقی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں کیونکہ ہانمن کے نظریہ شفاء کے مطابق مریض کے اصل کردار کی خصوصیات کا اندازہ انہی علامات سے ہوتا ہے۔ ہمیں صرف ظاہری درد اور تکالیف کو ہی قابل توجہ سمجھ کر اصل راستہ سے بھٹک نہ جانا چاہیے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو اپنے نصب العین تک پہنچنے کی کامیابی کے تمام امکانات کھو دیں گے۔

ہر دوا کی خصوصی علامات' عمومی علامات اور موثرات کے حفظ کرنے سے طالب علم

کو وہ بنیادی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں جن پر خواص الادویہ (میٹریا میڈیکا) کی باقی دواؤں کے علم کی عمارت تعمیر کی جاتی ہے۔ ان تیرہ ادویہ کے نام یہ ہیں:-

(1) سلفر (2) کلکیریا کارب (3) لائکو پوڈیم (4) آرسینیکم (5) تھوجا (6) ایکونائٹم (7) نکس وامیکا (8) پلسٹلا (9) سلیشیا (10) ہیپر سلف (11) چائنا (12) بیلا ڈونا (13) برائی اونیا

ڈاکٹر جے ایچ کلارک ڈکشنری آف میٹریا میڈیکا میں کلکیریا کاربونیکا کے خواص بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "کلکیریا کارب متعدد بیماریوں کا علاج کرنے والی دواؤں میں سے ایک اہم دوا ہے۔ یہ سلفر اور لائکوپوڈیم کی طرح دافع جربیہ Antipsoric دواؤں میں بھی ممتاز مقام رکھتی ہے"۔ ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا کا صحیح علم حاصل کرنے کے لئے یہ نقطہ مد نظر رکھنا نہایت ضروری ہے کہ ان تین دواؤں یعنی سلفر، کلکیریا کارب اور لائیکو پوڈیم کے متعلق تمام ضروری خواص اچھی طرح از بر کر لئے جائیں کیونکہ یہ دوائیں ایک طرح کا مثلث معیاری علاج کا درجہ حاصل کر چکی ہیں۔ ان کے گرد دوسری دواؤں کی جماعت بندی Grouping کی جاتی ہے۔ تینوں دوائیں متعدد بیماریوں پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان کا اثر بہت گہرا ہوتا ہے اور ان میں کئی علامات مشترک بھی ہیں۔

ہم نے ایک دوا کا دوسری دوا سے موازنہ کرنے کی بجائے یہاں مختلف اسلوب اختیار کیا ہے کیونکہ محسوس یہ ہوتا ہے کہ اگر آغاز مطالعہ ہی سے مختلف دواؤں کے خواص کا موازنہ کیا جائے گا تو اس سے نو آموز کا ذہن شاید الجھ جائے۔ جب ہومیوپیتھک معالج کو ہر دوا کے امتیازی خواص عمومی صفات اور موثرات پوری طرح حفظ ہو جائیں تو اس کے بعد وہ ایک دوا کا دوسری دوا سے خود ہی موازنہ و مقابلہ کر کے ان باریک نقاط کو ذہن میں محفوظ کر سکتا ہے جو ایک دوا کو دوسری سے ممیز کرتے ہیں۔ مختلف دواؤں کے موازنہ کی مشق دواؤں کی جماعت بندی اور ان کے باہمی تعلق کا اندازہ لگانے میں مفید ثابت ہوتی ہے۔

ایک مبتدی جوں جوں وقت کے ساتھ ساتھ زیادہ تجربہ اور مہارت حاصل کرتا جاتا ہے بتدریج اس کی یہ صلاحیت اور استعداد بڑھتی جاتی ہے کہ ایک دوا کے متعلق سوچے

ہوئے دوسری قریبی تعلق رکھنے والی دوائیں اور ان کے صفات بھی اسی وقت اس کے ذہن میں ابھرنے لگتے ہیں اور اسی طرح وہ میٹریا میڈیکا کے متعلق اپنی معلومات کے ذخیرہ میں روز افزوں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔

ہمارے اساتذہ نے موثرات کے تحت مرض میں شدت یا اضافہ یا افاقہ کے لئے دو نشان مقرر کئے ہیں پس جہاں خواص الادویہ کی کسی کتاب میں علامات سے پہلے > نشان ہو تو اسے شدت کی علامت جانئے اور اگر یہ نشان < ہو تو اسے افاقہ کی نشانی سمجھئے۔

> شدت یا اضافہ
< افاقہ یا تخفیف

SULPHUR

سلفر

امتیازی خصوصیات DISTINGUISHED CHARACTERISTICS

منہ اور جسم کے تمام مخارج (سوراخوں) مثلاً ہونٹ، ناک، کان، مقعد وغیرہ کے دہانے انتہائی سرخ، ہونٹوں کو دیکھ کر یوں محسوس ہو جیسے وہ خون کی کثرت سے پھٹ جائیں گے۔ ہونٹوں کا رنگ اس قدر شوخ گویا ان پر چمکدار اور گہرے سرخ رنگ کی سرخی لگائی گئی ہو۔ جسم کی تمام تراوشیں خراشدار اور جسم کے جس حصہ پر سے بہیں اس کی کھال میں جلن اور خراش پیدا کر دیں۔

عمومی علامات GENERALS

جسم سے ناگوار بو آتی ہے جو نہانے سے بھی زائل نہیں ہوتی۔ مریض اپنے جسم کی بو (متلی آور) سے خود نفرت محسوس کرے۔ دن کے گیارہ بجے کے قریب مریض کو پیٹ خالی، بدن میں شدید کمزوری اور سخت بھوک محسوس ہونے لگے۔ مریض نہانے دھونے سے نفرت کرے۔ نہانے سے اپنی حالت ابتر محسوس ہو۔ تکالیف ایک بار ختم ہونے کے بعد پھر شروع ہو جائیں اور یہ سلسلہ یونہی جاری رہے۔

مریض کھڑا نہ رہ سکے، اسے لازماً بیٹھنا پڑے یا کمزوری کے باعث خود کو چارپائی یا کرسی پر دھڑام سے گرا دے۔

سر کی چندیا میں اتنی شدید گرمی کا احساس گویا سر جل رہا ہو، ہاتھ گرم اور پسینہ سے تر بتر۔ بستر کے اندر پاؤں جلتے ہوئے محسوس ہوتے ہوں انہیں ٹھنڈا رکھنے کے لئے پاؤں بستر سے باہر پھیلا دیئے جائیں۔

شراب نوشی کی عادت، مریض اپنی اصلاح کرنا چاہیے لیکن کچھ دنوں کے بعد

شراب کی خواہش پھر غالب آ جائے۔ جسم کے مختلف حصوں میں جلن کا احساس۔

جسم کے مختلف حصوں میں یکایک پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہوں' اگر ایک پھنسی نکلے تو اس کے مندمل ہونے کے بعد ایک اور پھنسی نکل آئے۔

جلد پر میل کچیل اور اس میں شدید خارش کا احساس' کھجانے سے خارش میں افاقہ لیکن جلد چھیل جائے اور اس میں جلن محسوس ہو۔ مریض کو بڑے سہانے خواب آتے ہوں اور وہ خوشی سے گاتا ہوا بیدار ہوتا ہو۔ جس شے کی طرف توجہ دے وہ اسے خوبصورت دکھائی دے یہاں تک کہ پھٹے پرانے چیتھڑے بھی دلفریب نظر آتے ہوں۔

ناشتہ کے وقت بھوک کم لگے۔

ہر چیز کی تفصیل جاننا چاہے۔ سوال پوچھتے رہنا' یہ کیوں؟ وہ کیونکر؟ خدا داد طبع' ایجاد و فلسفہ' مذہبی فریفتگی کا رجحان' فلسفیانہ خیالی پلاؤ پکانا۔ سوچ بچار میں گہرے استغراق کا رجحان اور شیخ چلی کی سی تصورانہ منصوبہ بندی میں منہمک رہنا۔ ظاہری شکل و صورت سے لاپروائی نمایاں۔ دیکھنے میں مریض گندا نظر آئے جیسے کبھی نہایا ہی نہیں۔

انتہائی خود غرض' مضمحل' چڑچڑا' آزردہ' ناامید اور بے صبر۔ حرکات و سکنات میں تیز گام۔ زود کار اور پھرتیلا۔

موثرات MODALITIES

تکالیف میں شدت : کھڑا ہونے اور جھکنے سے' دن کے گیارہ بجے' نصف شب' نہانے دھونے' سورج کی تپش' آگ کے نزدیک بیٹھنے' کمرے کی گرمی' بستر کی ٹکور' گرم موسم' سردی' مرطوب موسم' طوفان اور آندھی آنے سے قبل۔

تکالیف میں افاقہ : یکساں درجہ حرارت اور خشک موسم میں۔

حاصل کلام : سلفر بڑی موثر دوا ہے۔ اس کا اثر بدن پر بہت گہرا ہوتا ہے۔ اس کی کارکردگی کا دائرہ بھی کافی وسیع ہے اور اس کے مریض کو ہر اس تکلیف سے نجات دلائی جا سکتی ہے جس سے اس کی زندگی اجیرن بن چکی ہوتی ہے۔ اب ہم اس امر کی وضاحت کرنے کی کوشش کریں گے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم مرض کا نہیں بلکہ مریض کا علاج کرتے

ہیں تو اس سے ہماری مراد و منشاء کیا ہوتی ہے۔

فرض کیجئے یہ سن کر کہ آپ کو ہومیوپیتھی سے دلچسپی ہے ایک شخص آپ سے ملاقات کے لئے آ جاتا ہے اور بات چیت کے دوران سوال پوچھتا ہے کہ کیا آپ اس کے ہاضمہ کی خرابی، جس کی وجہ سے اسے شدید تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے دور کر سکتے ہیں۔ اگر آپ گہری توجہ سے مشاہدہ کے عادی ہیں تو آپ نے مصافحہ کرتے وقت ہی یہ احساس کر لیا ہوگا کہ اس شخص کا ہاتھ گرم اور پسینے میں بھیگا ہوا تھا۔ پیشتر اس کے کہ آپ اسے بیٹھنے کے لئے کرسی پیش کر سکیں وہ آپ کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اپنے آپ کو کرسی پر پٹخ دیتا ہے اور اس کے چہرہ سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس میں ذرا سی توانائی بھی نہیں۔ چہرے پر ایک نظر ڈالتے ہی آپ یہ محسوس کر لیتے ہیں کہ اس کی آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے ہیں اور دکھتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ابھی آپ کا ملاقاتی آپ سے گفتگو شروع بھی نہیں کر پاتا کہ آپ اس میں ان تینوں امتیازی خصوصیات کو بھانپ لیتے ہیں۔ اس کے بعد آپ اس سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے لئے کیا خدمت بجا لا سکتا ہوں تو وہ کہتا ہے "میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ہضم کی خرابی کو دور کرنے کے لئے کوئی چارہ کریں کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری اس بیماری کا علاج کوئی بھی نہیں کر سکتا"۔ آپ پوچھتے ہیں کہ "ذرا تفصیل سے اپنی تکلیف بیان کریں"۔ وہ یوں گویا ہوتا ہے "مجھے مسلسل ابکائیاں آتی رہتی ہیں، منہ کا ذائقہ گندے انڈوں کی طرح انتہائی بد مزہ سا رہتا ہے۔ میرے سینہ میں جلن بھی محسوس ہوتی ہے، میں سخت تکان محسوس کرتا ہوں جیسے مجھ میں ہلنے جلنے کی سکت باقی نہیں رہ گئی۔ علاوہ ازیں مجھے پیٹ بالکل خالی محسوس ہوتا ہے"۔

آپ سوال کرتے ہیں "ناطاقتی اور کمزوری آپ کو کس وقت محسوس ہوتی ہے" وہ جواب دیتا ہے "ہمیشہ دوپہر سے پہلے گیارہ بجے کے قریب اور اس وقت اگر مجھے کچھ کھانے پینے کو نہ ملے تو میری حالت غیر ہو جاتی ہے اور پیٹ میں خالی پن کا احساس انتہائی اذیت ناک ہو جاتا ہے"۔

جب یوں سارا ماجرا بیان ہو چکے تو برادرم جانئے کہ یہ ہی آپ کا اصل مریض ہے۔ چنانچہ ہمیں اب دیکھنا ہے کہ مرض کی وہ کون کون سی علامات ہیں جو امتیازی نوعیت

کی حامل ہیں۔ یہاں ہم سردست اس کے معدی خلل کو درگزر کر دیں گے اور سب سے پہلے یہ ملحوظ رکھیں گے کہ جب اس نے ابھی اپنا حال و احوال بیان بھی نہ کیا تھا تو آپ نے مصافحہ کرتے وقت یہ نوٹ کر لیا تھا کہ اس کے ہاتھ گرم اور پسینے سے بھیگے ہوئے تھے۔ وہ زیادہ دیر کھڑا نہیں ہو سکتا تھا اس لئے اس نے اپنے آپ کو سب سے نزدیک پڑی ہوئی کرسی پر دراز کر دیا تھا اور اس کے پپوٹوں کے کنارے سوجے ہوئے تھے۔

دریں حالات فی الحقیقت آپ نسخے کا انتخاب بہت پہلے کر چکے تھے کیونکہ اس شخص میں مرض کی تین عمومی علامات ایسی نمایاں تھیں کہ آپ ان کی بنیاد پر یقیناً سلفر تجویز کر سکتے تھے۔ بعد میں جب اس نے سینہ میں جلن، گرمی، گیارہ بجے کے قریب معدہ کے خالی ہونے اور شدید کمزوری کی علامات بتائیں تو فی الواقع اس تشریح سے آپ کی پہلی تشخیص کی مزید تصدیق ہو گئی۔

چنانچہ اب سلفر نہ صرف اس کے ہضم کی خرابی، سینہ کی جلن، شدید کمزوری اور پیٹ میں خالی پن اور ناطاقتی کو ہی رفع کرے گی بلکہ اس دوا سے کھڑا نہ ہو سکنے، پسینے سے بھیگے ہوئے ہاتھ اور سوجے ہوئے پپوٹوں کی ایسی جملہ علامات بھی دور ہو جائیں گی حالانکہ یہ وہ عوارض تھے جن کے علاج کے لئے وہ آپ کے پاس نہیں آیا تھا لیکن فی الحقیقت یہ دوا اسے مکمل شفا بخشے گی، وہ مکمل طور پر تندرست ہونے کے بعد مرض کی جملہ تکالیف کو ہمیشہ کے لئے بھول جائے گا اور آپ نے اس کے علاج میں جو کامیابی حاصل کی ہے اس کی وجہ سے یقیناً بحیثیت ایک قابل اور سمجھ دار معالج کے اس کا اعتماد آپ پر محکم ہو جائے گا۔

یادداشت: سلفر کو بطور دوا تجویز کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ مریض میں سلفر سے پیدا ہونے والے امراض کی تمام علامات موجود ہوں۔ اس سلسلہ میں ہمارے ہومیوپیتھک معالج مشہور ڈاکٹر کانسٹنٹائن ہیرنگ سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر موصوف نے ایسے مواقع سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تین ٹانگوں والے ہومیوپیتھک سٹول Three Legged Stool کی اصطلاح مرتب کی ہوئی ہے۔ اس اصطلاح کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کو کسی مریض میں ایک دوا کی تین خصوصی علامات مل جائیں تو آپ پورے اعتماد کے ساتھ وہ دوا تجویز کر سکتے ہیں۔

CALCAREA CARBONICA کلکیریا کاربونیکا

DISTINGUISHED CHARACTERISTICS امتیازی خصوصیات

سر بڑا، پیٹ پھیلا ہوا، معدہ ایک الٹی ہوئی کڑھائی کی طرح ابھرا ہوا، سر اور
کندھوں کے مقام پر ٹھنڈک، ترش پسینہ کثیر مقدار میں آئے۔ کلکیریا کے مریض ک
سرد کمرے اور ٹھنڈی ہوا میں بھی پسینہ آتا ہے۔ پاؤں میں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے س
گیلی جرابیں پہن رکھی ہیں۔ بچوں کو سر پر اس کثرت سے پسینہ آتا ہے کہ سوتے میں تک
تربتر ہو جاتا ہے۔

کلکیریا کے مثالی مریض کی شناخت ان پانچ علامات سے کی جا سکتی ہے۔
اس کا مریض (1). خوبرو (2). فربہ (3). بدن پلپلا (4). نقاہت اور (5). خوفزدگی کی تصویر ہو
ہے۔

مریض کو یہ خوف دامن گیر رہتا ہے کہ کہیں لوگ اس کی ذہنی پریشانی کو بھانپ نہ لیں۔

وہ خالی حادثات کے خوف سے پریشان رہتا ہے۔

اس خوف سے متفکر رہتا ہے کہ وہ خود یا کوئی اور شخص کسی مصیبت یا حادثے کا شکار نہ
جائے۔

مستقبل کے بارے میں خوفزدہ۔

ہر لمحہ غمناک یا بری خبر سننے کا کھٹکا لگا رہے۔

اپنی صحت خراب ہو جانے کا خدشہ۔ کسی غیر متوقع حادثے کے پیش آ جانے کا خوف۔

تپ دق میں مبتلا ہو جانے کا خوف۔

یہ خوف کہ وہ اپنی قوت استدلال سے اپنے مخاطب کو قائل نہ کر سکے گا۔

یہ خوف کہ وہ کسی مہلک مرض کا شکار ہے۔

انسانیت سوز مظالم کی خبروں سے پیدا ہونے والا خوف۔

(مریض بچہ ہو تو) جو چیز بھی نظر آئے اس سے خوف کھائے۔

چہرہ کا رنگ چونے کی طرح سفید۔

ہتھیلیاں روئی کی طرح نرم و نازک اور ٹھنڈی۔ کلکیریا کے مریض سے مصافحہ کرتے وقت آپ کو خود ٹھنڈی کپکپی محسوس ہوگی۔

بچوں کی چندیا کی ہڈی (تالو) کھلی اور نشیب دار دکھائی دے۔

بدن کی تمام غدودیں خصوصاً گلے کے غدود ابھرے ہوئے اور پھولے ہوئے نظر آئیں۔

بچے دانت دیر سے نکالیں۔

بچے چلنا دیر سے سیکھیں۔

مریض کے جسم، منہ، پیشاب اور پاخانہ وغیرہ سے ترش بو آئے۔

بچے رات کے وقت ڈر جاتے ہوں اور علی الصبح خوف سے چیختے ہوئے جاگ اٹھتے ہوں۔

انہیں کوئی بات سمجھانا ممکن نہ ہو۔

کل کا تمام لکھا پڑھا یا سیکھا سکھایا اگلی صبح بھول جائے۔

انڈا کھانے کی زبردست خواہش۔ چاک، مٹی، سلیٹ کی پنسل، کچے آلوؤں اور چونا سیمنٹ جیسی ہضم نہ ہو سکنے والی اشیاء کے کھانے کی انتہائی رغبت۔

کلکیریا کے مریض کی حرکات و سکنات سست ہوتی ہیں۔

مریض چوہیوں، چوہوں اور قتل کی وارداتوں کا تذکرہ کرتا رہتا ہے۔

مریض کو بڑے ڈراؤنے خواب آتے ہیں جن میں اکثر بیماری اور موت کے واقعات دیکھتا ہے۔ اسے مردہ لاشوں کی بو محسوس ہوتی ہے۔ قبض ہو تو افاقہ محسوس کرتا ہے۔ پاخانہ بستہ ہو تو طبیعت بہتر رہے۔ پاخانہ پتلا ہو تو طبیعت سراسر علیل محسوس ہو۔

کھلی ہوا میں جانے سے خوف، سردی اور سرد مرطوب موسم کی شدت سے ذکی الحس لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ دھوپ کی گرمی بھی ناقابل برداشت ہو۔

سانس پھولنا۔ خفیف سی بلندی پر چڑھتے ہوئے بھی اسے پسینہ آ جاتا اور سانس پھول جاتا ہے۔

کلکیریا کارب کا مریض وراثتاً جسمانی لحاظ سے کمزور پیدا ہوتا ہے۔ اس کی ہڈیاں نرم

اور کمزور ساخت کی ہوتی ہیں۔ بچپن میں ٹانگیں خمیدہ ہوتی ہیں۔ ٹیڑھی اور مڑی ہوئی اور وہ انہیں سنبھال کر چلتا ہے۔

موثرات MODALITIES

تکالیف میں شدت : جاگنے پر، صبح کے وقت، آدھی رات کے بعد، نہاتے وقت، پانی میں کام کرتے وقت، پورے چاند کے ایام میں، نئے چاند کے دنوں میں، دماغی اور جسمانی مشقت سے، جھکنے سے، لباس کی تنگی اور دباؤ سے، کھلی ہوا، سرد مرطوب موسم جس سے وہ حد درجہ ذکی الحس ہوتا ہے۔ بازوؤں یا ٹانگوں کو (چارپائی یا کرسی پر) بیٹھے ہوئے نیچے لٹکانے سے، سورج کی تپش سے۔

تکالیف میں افاقہ : ناشتہ کے بعد، بازوؤں یا ٹانگوں کو اوپر اٹھانے سے، لباس ڈھیلا کرنے سے، اندھیرے میں، چت لیٹنے سے، مالش سے، خشک موسم میں۔

حاصل مطالعہ : مذکورہ بالا بیان سے یہ وضاحت مکمل ہو جاتی ہے کہ کلکیریا کارب سلفر کے مقابل استعمال ہونے والی اہم دوا ہے اور بہت سی جسمانی بیماریوں کے علاج کی عظیم ترین دواؤں میں سے ایک ہے۔ یہ دوا حقیقی معنوں میں ہانمن کی غیر معمولی ذہانت اور قابلیت کے عظیم ترین شواہد میں شمار کی جاتی ہے۔

کلکیریا کارب کی کارکردگی کا دائرہ اثر و نفوذ جسم انسانی پر بڑا وسیع ہے۔ اس کا جتنا زیادہ مطالعہ کیا جائے اتنا ہی ہم اس کے عجائبات اور اس کے گہرے تاثرات کے قائل ہوتے جاتے ہیں۔ ہم خدا کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہانمن کو ایک ایسی دوا دریافت کرنے کی توفیق عطا کی جس کے بغیر خاص طور پر بچوں اور کم عمر لڑکوں اور لڑکیوں کا علاج ممکن نہ تھا۔

انتباہ : ہمیں اس دوا کے استعمال میں ایک احتیاط کو ضرور ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے اور وہ یہ کہ اگرچہ کم عمر بچے اس دوا کی متعدد خوراکوں کے مسلسل استعمال سے صحت یاب ہوتے اور طویل عمر پاتے ہیں لیکن ادھیڑ عمر کے اشخاص بالخصوص عمر رسیدہ لوگوں کو یہ دوا بار بار نہیں دینی چاہیے کیونکہ اس سے انہیں ضرر پہنچنے کا احتمال بھی ہے۔

لائیکو پوڈیم LYCOPODIUM

امتیازی خصوصیات DISTINGUISHED CHARACTERISTICS

یہ دوا ذہنی اعتبار سے زیرک اور مستعد لیکن جسمانی اعتبار سے کمزور و نحیف افراد کے لئے مخصوص ہے۔ مریض کا بالائی نصف (اوپر کا دھڑ) دبلا لیکن جسم کا زیریں نصف (نچلا دھڑ) قدرے پھولا ہوا (استسقائی کیفیت)۔ چہرے کا رنگ سانولا' زردی مائل اور پیشانی پر جھریاں پڑی ہوتی ہیں۔

پیٹ میں نفخ کی زیادتی' زیریں پیٹ میں ریاح کا اجتماع خصوصی علامت ہے۔ ریاح مقعد کے راستے خارج ہوتی رہتی ہے اور اگر بند یا حبس ہو جائے تو طبیعت ناساز ہو جاتی ہے۔

بھوک بہت تیز لیکن چند نوالے کھانے کے بعد یوں محسوس ہو جیسے حلق تک پیٹ بھر گیا ہے۔ مریض کا پیٹ پھولا رہتا ہے۔

بیماری خواہ کوئی سی ہو مریض کی حالت چار بجے شام سے آٹھ بجے رات تک ہمیشہ زیادہ خراب رہتی ہے۔ یہ علامت کسی دوسری دوا میں اس قدر نمایاں صورت میں نہیں پائی جاتی۔

عمومی علامات GENERALS

اس سے قطع نظر کہ مریض کس عارضہ کا شکار ہے مرض کی علامات پہلے بدن کی دائیں جانب ظاہر ہوتی ہیں اور پھر بائیں جانب منتقل ہو جاتی ہیں۔ گرم مشروبات سے افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ ٹھنڈے کھانوں اور مشروبات سے جملہ تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔

نتھنے پھولنا' نتھنے پنکھے کی طرح حرکت کرتے ہیں۔ یہ حرکت غیر معمولی طور پر تیز ہوتی ہے (کبھی سست نہیں ہوتی) اور نہ ہی سانس کی رفتار سے ہم آہنگ ہوتی ہے۔

عوارض کا اچانک حملہ آور ہونا' اچانک گرمی کی لہر محسوس ہونا' چہرہ تمتما جانا' بجلی کے جھٹکے کی طرح اچانک اٹھنے والے درد۔

درد اور دیگر عوارض میں علامات اچانک ظاہر ہوتی ہیں اور اچانک غائب ہو جاتی ہیں۔

بے چینی کا احساس' حرکت سے حالت بہتر اور افاقہ پذیر۔

دایاں پاؤں گرم' بایاں پاؤں ٹھنڈا۔

پشت پر شانوں یعنی کندھوں کے درمیان شدید جلن گویا وہاں انگارے رکھ دئے گئے ہیں۔

تنہائی کا خوف' لوگوں کا خوف' مریض اپنے سائے سے بھی خوف زدہ ہوتا ہے۔

مریض متوقع خطرات کے متعلق بہت زیادہ سوچتا رہتا ہے۔ پل تک پہنچنے سے پہلے ہی اسے عبور کرنے کی تیاری اور اسے عبور کرنے کی منصوبہ بندی پر لگ جاتا ہے۔

لائیکوپوڈیم کے مریض سے اگر اظہار تشکر کیا جائے تو وہ رونا شروع کر دیتا ہے۔

صبح بیدار ہونے پر چڑچڑا پن اور شکل و صورت بھدی نظر آئے۔

ناسازی طبع کے بعد تنک مزاجی اور ترش روئی۔

زود رنج' حریص' طامع' تحکم پسند' دل شکستہ۔

طبعاً بالعموم کنجوسی کا مظاہرہ کرے۔

چست (تنگ) لباس ناقابل برداشت۔

تیز بو یا کسی قسم کا شور ناقابل برداشت۔

انتہائی ذکی الحس' حساس مریض۔

اختلاف رائے یا اپنی مخالفت برداشت نہ کر سکنا اور بہت جلد آپے سے باہر ہو جانا۔

پیشاب میں سرخ ریت کا اخراج۔

مچھلی (کستورا) کھانے سے طبیعت خراب ہو جائے۔

مٹھائی اور میٹھی اشیاء کھانے کی زبردست رغبت۔

کسی آنے والے واقع کے بارے میں پیش بندی اس کے لئے حقیقی معنوں میں شیطان سے مقابلہ کے مترادف ہوتی ہے۔ اگر اسے کسی جلسہ سے خطاب کرنا ہو تو اسے ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہے گا کہ وہ تقریر کے نوٹ گم کر دے گا یا دوران تقریر سلسلہ کلام بھول جائے گا

اور سارے معاملہ کو گڈ مڈ کر دے گا لیکن جب وہ فی الواقع تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہو تو ایک معرکہ آرا تقریر سے حاضرین کو محظوظ کر دیتا ہے۔

موثرات MODALITIES

تکالیف میں شدت : صبح بیدار ہونے پر، بعد دوپہر چار بجے سے آٹھ بجے رات تک، نصف شب سے قبل، انتہائی قلیل غذا (چند لقمے) کھانے کے بعد بھی حالت ابتر، گرم کمرہ، ٹھنڈا کھانا یا مشروب، پھول گوبھی، سبزیاں، لوبیا، مٹر، روٹی، پیسٹری، شراب اور دودھ پینے سے۔

تکالیف میں افاقہ : کھلی ہوا، گرم غذا اور گرم مشروبات نوش کرنے سے، نقل و حرکت سے۔

حاصل کلام : اس کو خزینہ الادویہ میں مرکزی اہمیت رکھنے والی دوا شمار کیا جاتا ہے۔ لائیکو پوڈیم کے خواص و تعلقات کے بارے میں پوری واقفیت حاصل کرنا مجموعی طور پر خواص الادویہ پر عبور حاصل کرنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ "اہمیت کے اعتبار سے لائیکوپوڈیم، سلفر اور کلکیریا کارب کی ہم پلہ دوا ہے کیونکہ ان تینوں دواؤں کو شفاء امراض میں مرکز و محور کی حیثیت حاصل ہے جس کے گرد خواص الادویہ کی دوسری دواؤں کی جماعت بندی کی گئی ہے" (کلارک)

لائیکو پوڈیم ہانمن کی دواؤں کی طاقت متعین کرنے کے اصول کی صداقت کو بڑی خوش اسلوبی سے پیش کرتی ہے۔ خام حالت میں یہ دوا بالکل بیکار ہوتی ہے اور ہمارے ایلوپیتھک احباب اسے صرف غازہ Dusting Powder کے طور پر استعمال کرتے ہیں لیکن جب اسی جامد لائیکو پوڈیم کو عمل تقلیل POTENTIZATION سے مقوی اور موثر حالت میں تبدیل کر دیا جاتا ہے تو یہ جسمانی عوارض کے علاج کا ایک کارگر اور بڑا مقوی حربہ بن جاتی ہے البتہ اس کو استعمال کرتے وقت بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

لائیکو پوڈیم اعلیٰ طاقت میں استعمال کرنے سے اس امر کا بڑا امکان ہو سکتا ہے کہ یہ مریض کی علامات میں وقتی طور پر اضافہ کر دے۔ اس لئے مبتدی حضرات کو یہ دوا دیتے

وقت بڑی احتیاط برتنی چاہیے جب تک آپ کو یہ قطعی یقین نہ ہو جائے کہ حاضر مریض میں لائیکو پوڈیم کی تمام تر علامتیں موجود ہیں اس وقت تک بہتر یہی ہے کہ آپ لائیکو پوڈیم کی بجائے اس سے ملتی جلتی دوا مثلاً چیلی ڈونیم سے علاج شروع کر لیں۔ یہ دوا لائیکو پوڈیم سے قریبی مشابہت رکھتی ہے لیکن اس کا عمل اتنا گہرا اور دیر پا نہیں ہوتا۔ تحقیق الادویہ مصنفہ ڈاکٹر محمد مسعود قریشی کے مطالعہ سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ چیلی ڈونیم کن کن علامات کی موجودگی میں دینی چاہیے۔

در حقیقت لائیکو پوڈیم اور چیلی ڈونیم دونوں دوائیں ایک دوسرے کی معاون و مم ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک دوا ایک خاص حد تک کامیاب ہو چکی ہو تو دوسری دوا شفا کا عمل پایہ تکمیل تک پہنچا دے گی۔

ڈاکٹر کلارک چیلی دونیم کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ "اس دوا سے انتہائی قریبی مشابہت رکھنے والی دوا لائیکو پوڈیم ہے جس کی یہ بہترین ساتھی اور مدد گار ہے۔ بار ہا ایسا ہوا ہے مرض کی علامات میں جب لائیکو پوڈیم سے مشابہت پائی گئی اور یہ دوا پوری طرح کار گر ثابت نہ ہوئی تو میں نے ان مریضوں کو چیلی ڈونیم دی جس سے وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گئے۔"

آرسینیکم ایلبم ARSENICUM ALBUM

امتیازی خصوصیات DISTINGUISHED CHARACTERISTICS

مریض کافی حد تک بے چین اور مضطرب (ذہنی اور جسمانی طور پر)۔

دیر تک ایک حالت میں نہ بیٹھ سکنا۔ ایک کرسی سے دوسری پر اور دوسری سے تیسری پر جا پہنچنا۔

بیمار پڑنے پر ایک چارپائی سے دوسری پر جا لیٹنا غرضیکہ اپنی جگہ مسلسل بدلتے رہنا۔

پژمردگی اور ناطاقتی کا انتہائی احساس جو اصل تکلیف کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہو۔

موت کا خدشہ ہر وقت دامن گیر رہے۔ تنہائی کا ڈر۔

بچہ ہر وقت یہ چاہے کہ کوئی اسے اٹھا کر گھماتا پھرے۔ بچہ بار بار "چلو چلو" کی رٹ لگائے۔

درد کے ساتھ جلن محسوس ہو۔ گرم ٹکور (گرم) سے افاقہ ہو۔

عمومی علامات GENERALS

شدید جلن کے ساتھ دردیں جو جسم کے کسی بھی حصہ میں واقع ہوں، گرمی اور ٹکور (گرم) سے ہمیشہ افاقہ ہو۔

پیاس بار بار لگے، مریض بار بار لیکن ہر (مرتبہ) تھوڑا تھوڑا پانی پیتا ہو یعنی چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھرتا ہو۔

دست اور قے ایک ساتھ ہوتے ہوں۔ مسموم غذا کے بد اثرات۔

مریض سخت سردی (جاڑا) محسوس کرے۔ آگ کے قریب یوں بیٹھے گویا اسے سینے سے لگا لے گا۔ ہر وقت گرمی اور تپش کا متلاشی۔

آرسینیکم کے مثالی مریض کی تصویر الفاظ میں یوں کھینچی جا سکتی ہے کہ وہ جسم تو گرم بھٹی میں لیکن سر برف کے بکس میں رکھنا پسند کرتا ہے۔

یہ مریض انتہائی نازک مزاج، باقاعدہ اور سلیقہ مند ہوتا ہے۔ ہر شے کو ہو بہو اس کے صحیح مقام اور انداز میں اس کی اصل جگہ پر دیکھنا چاہتا ہے۔ دیوار پر لٹکی ہوئی تصویر کا ذرا سا ٹیڑھا پن اس کے لئے ناقابل برداشت ہوتا ہے۔

آرسینیکم کے مریض کے چہرہ پر غور و فکر اور ہر کام میں تردد کے باعث جھریاں اور بل پیچ نمایاں ہوتے ہیں۔ چہرے کی جلد بے جان چمڑے کی طرح خشک اور اس کے بال سیدھے کھڑے اور کھردرے ہوتے ہیں۔

وہ چلنے میں تیز رو ہوتا ہے۔ اس تیز رفتاری کے باعث اکثر دوسروں سے ٹکرا جاتا ہے۔ وہ اپنے لئے ہمیشہ کشادہ اور وافر جگہ پسند کرتا ہے۔

آرسینک کا مریض حد درجہ بدخلق، دھن دولت کا پرستار، حریص اور بدباطن ہوتا ہے اور اپنے نفع کی خاطر اپنے حقیقی بھائی کے حقوق پامال کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

خود غرضی اسے اپنی ذات اور مفاد کے سوا کسی چیز سے محبت یا واسطہ رکھنے نہیں دیتی۔
اس کے جسم سے خارج ہونے والے اخراج اور تمام رطوبتیں (پیشاب، پسینہ، پاخانہ اور بلغم وغیرہ) خراشدار، مقدار میں قلیل، متعفن اور بدبودار (مردار کی سی) ہوتی ہیں۔
اس کی تکالیف اور علامات جس قدر شدید ہوں گی اسی قدر شدت سے موت کا اضطراب اور خوف اس پر طاری ہوگا۔
آرسینک کا مریض یہ سمجھتا ہے کہ اس کی موت یقینی ہے اس لئے علاج و دوا اس کے لئے بیکار محض ہیں۔ اس کے جسم سے خارج ہونے والے تمام مخرجات Discharges سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔
آرسینک مقررہ نوبت (وقفہ) سے وارد ہونے والے عوارض کی دواؤں میں سے ایک اہم دوا ہے۔ آرسینیکم کے عوارض میں وقت اور درجہ حرارت خاص اہمیت رکھتے ہیں۔
جب تک یہ علامات اور موثرات مریض کے حالات و کوائف کے مطابق نہ ہوں گے کامیابی کے امکانات معدوم رہیں گے۔
آرسینک کے عوارض میں نوبتی یا معیادی وقفوں کی مدت حسب ذیل ہے:۔
روز مرہ، ہر تیسرے یا چوتھے روز، ہر پندھرواڑے کے بعد، ہر چھ ہفتوں کے بعد، ہر سال۔
آرسینک کے مریض کی علامات رات کے وقت زیادہ شدت سے لاحق ہوتی ہیں۔
آرسینیکم کی علامات کے ظہور کا خاص وقت آدھی رات کے قریب بالعموم ایک اور تین بجے کے درمیان ہوتا ہے۔
اس کی اہم عمومی علامات یہ ہیں:۔
بے چینی -- جلن -- پژمردگی اور ناطاقتی کا احساس -- آدھی رات کے وقت مرض کی شدت بڑھ جانا

موثرات MODALITIES

تکالیف میں افاقہ: مریض سر کے سوا جسم کے دوسرے حصوں کو گرم رکھنے اور حرکت میں رکھنے سے افاقہ محسوس کرتا ہے لیکن سر کو ٹھنڈا رکھنے سے فرحت اور سکون حاصل

ہوتا ہے۔

تکالیف میں شدت : سر کے سوا جسم کے باقی تمام حصوں کو سردی پہنچنے سے حالت ابتر اور علامات شدید ہو جاتی ہیں۔ رات کو ایک اور تین بجے کے درمیان، کھانے یا پینے کے بعد خاص طور پر ٹھنڈے کھانے اور ٹھنڈے مشروبات سے تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔

حاصل کلام : انفلوئنزا کی وبا کے دوران رات اور صبح کے وقت آرسینیکم 3 کی ایک ایک خوراک وبا کے حملہ سے محفوظ رکھنے میں ایسے لوگوں کے لئے خاص طور پر مفید ہوتی ہے جو وبا کی زد میں آئے ہوئے علاقوں سے دور نہ رہ سکیں اور جن کا آنا جانا اکثر ایسی گنجان آبادیوں میں ہو جہاں آبادی کی کثرت کے باعث چھوت لگنے کا خطرہ درپیش ہو۔ آرسینیکم مدافعت کے نظام کو مضبوط بنا کر انفلوئنزا کے حملہ کو بے اثر بنانے میں بڑی ممد ثابت ہوئی ہے۔

انفلوئنزا کے لئے دوسری کار آمد دواؤں کی تفصیل حفاظتی ادویہ (مصنفہ محبوب عالم قریشی) میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

تھوجا THUJA

امتیازی خصوصیات DISTINGUISHED CHARACTERISTICS

تھوجا کے مریض کے نظام بدن میں ہائیڈروجن وافر مقدار میں پائی جاتی ہے جس کے نتیجے میں اس کے نسائج اور خون میں پانی کی زیادتی واقع ہو جاتی ہے اس لئے بارش، سرد و مرطوب موسم، نمناک بستر اور گنا، گوبھی، تربوز، کھمب، کلاہ باراں، مچھلی، سماروغ، ککڑی، کھیرا ایسی اشیائے خوردنی جن کے استعمال سے جسم میں پانی کی مقدار بڑھ جاتی ہو تھوجا کے مریض کی تکالیف میں اضافہ کا موجب بنتی ہیں۔ اس نوع کی جسمانی ساخت کو ہانمن کی زبان میں سائیکوٹک یا ثؤلوی مزاج Sycotic سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بعض اساتذہ نے اس مزاج کو آبی یا سیالی (ہائیڈروجینائیڈ Hydrogenoid) مزاج کا نام دیا ہے۔

ہانمن نے تھوجا کی دریافت سے بے شمار انسانی امراض کو جنم دینے والے بنیادی میازم کے تریاق کو معلوم کر لیا۔ اس نے اپنی کتاب امراض مزمنہ میں اس میازم یا سائیکوسس پر سیر حاصل معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ سائیکوسس بیمار جسم کی وہ کیفیت ہے جو بدن میں سوزاک کے زہر سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا اظہار بدن پر زائیدہ یا غیر طبعی ابھاروں، مسوں اور گومڑیوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ ابھار خشک مسوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں لیکن اکثر یہ نرم اور اسفنجی ہوتے ہیں اور متعفن رطوبات خارج کرتے رہتے ہیں۔ ان سے ایک قسم کی میٹھی سی بو آتی ہے۔ بعض اوقات ان اخراجات سے اٹھنے والی بو اس تعفن سے مشابہ ہوتی ہے جو مچھلی کی دکانوں سے اٹھتا ہے۔

تھوجا کے مریض کی جلدی پھنسیوں وغیرہ سے خون بہتا رہتا ہے اور ان کی شکل مرغ کی سرخ کلغی یا پھول گوبھی کی طرح ہوتی ہے۔

چیچک اور دیگر وبائی امراض کے خلاف حفاظتی ٹیکوں سے جسم انسانی میں پیدا ہونے والے وہ زہریلے اثرات جنہیں برنٹ ویکسی نوسس سے موسوم کرتے ہیں تھوجا تریاق اعظم کا درجہ رکھتی ہے۔

چیچک کے ٹیکے کے زہریلے اثر سے پیدا ہونے والی یہ کیفیت مرض یعنی ویکسی نوسس بھی سائیکوٹک امراض کے زمرے میں شمار ہوتی ہے۔ جو لوگ چیچک کے ٹیکہ کے بعد ہمیشہ علیل رہنے لگیں انہیں مکمل طور پر صحت یاب کرنے کے لئے پہلے تھوجا کا استعمال کرانا ضروری ہے۔

موجودہ زمانہ میں جب کہ سکول جانے والے قریباً ہر بچے کو چیچک کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے ہر زیر علاج مریض سے اس بات کی تصدیق ضرور کر لینی چاہیے کہ اس نے کبھی یہ ٹیکہ لگوایا تھا یا نہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو ایسی صورت میں مرض کی نوعیت کے مطابق مماثل دوا شروع کرنے سے پہلے مریض یا مریضہ کو تھوجا کی چند خوراکیں ضرور دے دینی چاہئیں۔

عمومی علامات GENERALS

ایک ہی خیال دامن گیر رہنا (Fixed Ideas) -

مریض یوں محسوس کرے جیسے کوئی اجنبی اس کے پہلو میں بیٹھا ہے۔
احساس -- گویا اس کا جسم کانچ کا بنا ہوا ہے اور خفیف سی ٹھوکر سے چکنا چور ہو جائے گا۔
احساس -- جیسے اس کے پیٹ میں کوئی زندہ جانور موجود ہے۔
احساس -- گویا اس کی روح اس کے جسد خاکی سے علیحدہ ہو چکی ہے۔
تھوجا کے مریض کا چہرہ چکنا چپڑا اور چمکدار ہوتا ہے اور یوں نظر آتا ہے جیسے اس کے چہرہ پر کوئی روغن مل دیا گیا ہے مزید بر آں سطح جلد شفاف دکھائی دیتی ہے۔
مریض کے چہرے پر ایک نظر دوڑانے سے یہ محسوس ہوتا ہے جیسے وہ کسی خطرناک بیماری کی آغوش میں چلا جا رہا ہے۔
ایسے مریضوں کا علاج شروع کرنے سے پہلے یہ معلوم کرنا چاہیے کہ انہیں کبھی کسی زہریلے جانور سانپ وغیرہ نے تو نہیں کاٹ کھایا یا ان پر چیچک کا حملہ تو نہیں ہوا؟
خاص بو : پسینہ میں شہد کی سی میٹھی خوشبو' بعض اوقات بالخصوص خصیوں میں سے لہسن کی سی بو آتی ہے یا کبھی کبھار جلے ہوئے سینگ' جلے ہوئے پروں یا جلے ہوئے اسفنج کی سی بو آتی ہے۔
پسینہ جسم کے فقط ان حصوں پر آتا ہے جو ڈھکے ہوئے نہ ہوں۔ جسم کے ڈھکے ہوئے حصے خشک اور گرم ہوتے ہیں۔
صرف نیند کے دوران پسینہ -- جونہی مریض بیدار ہوتا ہے پسینہ خشک ہو جاتا ہے۔
بعض اوقات مریض کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہتھوڑے مار مار کر ایک کیل اس کے سر میں ٹھونکا یا باہر نکالا جا رہا ہو۔
مزمن وجع المفاصل (جوڑوں کے درد) جو دبے ہوئے سوزاک (اکثر ایلوپیتھی کی تند و تیز دواؤں سے اس مرض کو دبا دیا جاتا ہے) کی وجہ سے لاحق ہوا ہو۔
چائے نوشی کی کثرت سے جو بد اثرات پیدا ہوتے ہیں تھوجا ان کا بھی خاتمہ کر دیتا ہے۔
گرم ہوا یا لو سے حساسیت کے بارے میں تھوجا کے مریضوں کے متعلق یہ ایک عجیب بات ہے کہ وہ گرمی سے جاڑا محسوس کرنے لگتے ہیں۔ گرمیوں میں لو چلنے کے وقت وہ کپکپی کے ساتھ لرزنا شروع کر دیتے ہیں' جمائیاں آنے لگتی ہیں اور انہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ

سورج ان کے جسم کو گرمی پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتا۔

موثرات MODALITIES

تکالیف میں شدت : سردی، مرطوب موسم، ناشتہ کے بعد، کھانا کھانے کے بعد، چائے، کافی، پیاز، مرغن غذا، علی الصبح تین بجے، دھوپ اور حفاظتی ٹیکہ لگوانے سے تکالیف میں شدت واقع ہوتی ہے۔

تکالیف میں افاقہ : جسم دبوانے، مالش، خراشنے، کھجانے، آرام اور دمہ کی علامات متاثرہ پہلو پر لیٹنے سے افاقہ پذیر ہوتی ہیں۔

حاصل کلام : وبائی امراض کے خلاف مدافعتی ٹیکہ لگوانے اور اس سے پیدا ہونے والی متعدد شدید اور پیچیدہ و مزمن بیماریوں کے لئے تھوجا تریاق اعظم ہے۔

اگرچہ ہمارے خواص الادویہ میں مسوں کے علاج کی یہی صرف ایک دوا نہیں لیکن یقیناً یہ دوسری تمام دواؤں سے زیادہ اہم ہے۔ اگر مریض یہ کہے کہ ٹیکہ لگوانے کے بعد اس نے اپنے آپ کو کبھی مکمل طور پر صحت مند محسوس نہیں کیا تو قطع نظر اس کے کہ اس کی تکلیف کو کس بیماری کا نام دیا گیا ہے یا ٹیکہ لگوائے کتنی مدت گزر چکی ہے یا مریض یہ کہے کہ اسے سانپ یا کسی دوسرے زہریلے جانور نے کبھی کاٹ کھایا تھا تو ایسی حالت میں تھوجا کے استعمال کے مکان پر بڑی سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔

اگر مریض کی موجودہ علامات سوزاک کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہوں خواہ یہ مرض چھوت سے لاحق ہوا تھا یا موروثی طور پر مریض کے مزاج میں رچ بس گیا ہو تو ایسے مریضوں کے علاج کے لئے جس دوا کے استعمال پر سب سے زیادہ غور اور توجہ دینی چاہیے وہ تھوجا ہی ہے۔

ایکونائٹم ACONITUM

امتیازی خصوصیات DISTINGUISHED CHARACTERISTICS

مریض شدید درد و کرب کے احساس کے ساتھ پہلو بدلتا یا کروٹیں لیتا ہے۔

اپنی موت کے صحیح وقت کی پیش گوئی کرتا ہے۔ ڈر خوف کے احساس اور ان کے باعث پیدا ہونے والا ذہنی اور جذباتی تناؤ۔

مریض حد درجہ بے چینی ہوتا ہے۔ شدید فکر مندی ظاہر کرتا ہے۔ اسے تسلی دینا ممکن نہیں ہوتا۔ موت کا خوف محسوس کرتا ہے۔ ایک کروٹ پر ذرا سا دم لینے کے بعد اٹھتا ہے تو اس کے چہرے پر موت کی سی زردی اور وحشت چھائی ہوتی ہے۔

نہ مٹنے والی شدت کی پیاس' کافی مقدار میں پانی پینے کے باوجود مریض کی تشنگی دور نہیں ہوتی۔

پانی کے سوا ہر چیز کا ذائقہ کڑوا محسوس ہوتا ہے۔

تیز بخار' سطح جلد خشک اور گرم' نبض بھرپور اور زور دار ہوتی ہے۔ ہر مرض کا حملہ آناً فاناً اچانک اور بڑی شدت سے ہوتا ہے۔

عمومی علامات GENERALS

ایکونائٹ کے مریض دموی اور عصبی مزاج کے مالک ہوتے ہیں۔ موسمی تبدیلیوں سے بہت جلد متاثر ہوتے ہیں۔ ان کے اعصاب ذکی الحس اور پٹھوں کے ریشوں میں سختی پائی جاتی ہے۔

خشک سرد ہوا' شمال یا مشرق کی جانب سے چلنے والی خشک سرد ہواؤں میں مریض کو اچانک سردی لگ جانے سے مختلف النوع تکالیف لاحق ہو جاتی ہیں۔

مریض زبردست خوف اور ذہنی پریشانی محسوس کرتا ہے' خوف زدگی کے باعث اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ مریض ہجوم میں جانے سے بھی خوف محسوس کرتا ہے۔

سڑک کو پار کرنے سے ڈرتا ہے۔

درد ناقابل برداشت ہوتے ہیں جن کی شدت سے مریض پر دیوانگی کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

خوف کے باعث آنکھوں کے ڈھیلے ابھر آتے ہیں۔

ایکونائٹ کے مریض میں آپ فکر مندی' پریشانی اور خوف کی علامتیں اس کی ہر معمولی سے

معمولی تکلیف کے ساتھ موجود پائیں گے۔

بخار خواہ کتنا ہی تیز کیوں نہ ہو اگر مریض پرسکون' آسودہ خاطر اور خاموش ہو تو ایکونائٹ کا انتخاب قطعی غلط ہوگا۔

موسم سرما کے شروع میں سرد اور خشک ہواؤں کے چلنے سے کھانسی' کروپ کا حملہ گلا بیٹھنا' دم گھٹنا' کھانسنے کی آواز بلند' تند اور سخت' سانس چھوڑنے پر گلے سے سیٹی کی سی آواز بلند ہو' علامات آدھی رات کے قریب شدت اختیار کر جاتی ہیں۔

درد کی ٹیسیں -- جسم کو چیرتی اور کاٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں' ناقابل برداشت دردوں کے ساتھ ذہنی اضطراب اور بے چینی ایکونائٹ کا خاصہ ہے۔

مریض یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی اسے چھوئے یا اس کے جسم کو کپڑے وغیرہ سے ڈھانپ دیا جائے۔

یکایک بصارت (بینائی) کا زائل ہو جانا۔

اچانک سردی لگ جانے سے پیشاب کا سرخ' گرم اور مقدار میں کم ہو جانا۔ یہ شکایت عموماً بچوں کو لاحق ہوا کرتی ہے۔

خشک اور سرد ہواؤں میں کھلے منہ پھرنے سے چہرے کا فالج (لقوہ)۔

مریض یہ تصور کر لیتا ہے کہ وہ دماغ کی بجائے معدہ سے سوچ بچار کرتا ہے۔

ایکونائٹ کے فالج میں جسم کے متاثرہ حصہ میں ٹھنڈک' سنسناہٹ اور سن ہو جانے کا احساس پایا جاتا ہے۔

تنومند اور دموی مزاج رکھنے والے اشخاص میں سرخ اور چمکدار خون کا جریان۔

پاخانہ قریب قریب خالص خون پر مشتمل ہوتا ہے۔

موثرات MODALITIES

تکالیف میں شدت : شام' نصف شب' گرم کمرے میں' بستر سے اٹھنے پر' متاثرہ پہلو کے بل لیٹنے سے' خشک اور سرد ہواؤں سے' دھوپ' صدمہ' ٹھنڈک لگنے اور خوف و ہراس کے باعث علامات کی شدت بڑھ جاتی ہے۔

تکالیف میں افاقہ: آرام، کھلی ہوا اور اوڑھنا ہٹا دینے سے افاقہ ہوتا ہے۔

حاصل کلام: جب مریض پرسکون اور خاموش ہو تو ایکونائٹ کی تجویز خارج از امکان سمجھنی چاہیے۔

بیماری خواہ کیسی ہی ہو اگر مریض جسمانی یا ذہنی اذیت محسوس کرتا ہے، بے چین ہے یا خوف محسوس کرتا ہے اور سرد خشک ہواؤں سے یا تیز ہواؤں کے موسم میں اس کی تکالیف بڑھ جاتیں ہیں تو ایکونائٹ شافی دوا ثابت ہوگی۔

نکس وامیکا NUX VOMICA

امتیازی خصوصیات DISTINGUISHED CHARACTERISTICS

نکس کا مریض علی الصبح چار بجے تک محو خواب رہتا ہے، آنکھ کھلنے کے بعد وہ دوبارہ سو جانے کی ہزار کوشش بھی کرے اسے نیند نہیں آتی لیکن جب بستر سے اٹھنے کا وقت ہوتا ہے تو وہ پھر سو جاتا ہے۔ اس نیند سے جب مریض بیدار ہوتا ہے تو اس کی حالت دگرگوں اور مزاج انتہائی چڑچڑا ہو جاتا ہے۔

نکس کے ضرورت مند مریض منحنی، دبلے پتلے، تنک مزاج (چڑچڑے) محتاط، سرگرم اور اپنے کام کو بڑے انہماک سے سرانجام دینے کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کا مزاج صفراوی اور طبیعت میں جھگڑنے، انتقام لینے اور کینہ پروری کا رجحان بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔

عمومی علامات GENERALS

جن اعزہ و اقربا سے اسے سب سے زیادہ محبت کرنی چاہیے نکس وامیکا کے مریض کے دل میں انہی کو قتل کرنے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔

مزاج میں چڑچڑا پن اور غیض و غضب، اپنی بات پر اڑ جانا، بہت جلد غصے یا جوش میں آ جانا۔

ماحولیات، مثلاً شور، تیز بو، روشنی، موسیقی وغیرہ کے معاملہ میں معمول سے زیادہ حساس، نازک طبع، معمولی سی تکلیف بھی ناقابل برداشت محسوس ہو۔

نکس وامیکا ادبی ذوق رکھنے والے محنتی افراد کی دوا ہے جو بہت سا وقت گھر، دفتر یا مطالعہ میں بیٹھے بیٹھے گزارتے ہیں نیز چہل قدمی، سیر و تفریح یا ورزش کے فقدان کے باعث گوناگوں تکالیف میں مبتلا رہتے ہیں۔

کافی، تمباکو، الکحل (شراب) مسالے دار اور مرغن غذاؤں کے استعمال اور بسیار خوری کے مرتکب ہونے والے اشخاص کے جملہ امراض کے لئے نکس وامیکا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔

میں نے "گنجینہ علامات" مصنفہ ڈاکٹر محمد مسعود قریشی سے نکس وامیکا کے مندرجہ ذیل امتیازات اور خصوصیات اخذ کی ہیں جن کے لئے نکس وامیکا خاص طور پر موزوں ہے۔

نکس کے مریض دقیقہ رس، ہر معاملہ میں اس کی اہمیت کے مطابق توجہ دینے والے اور اپنے کام کو بڑی لگن اور دلجمعی سے سرانجام دیتے ہیں اور بہت جلد غصہ کھا جاتے ہیں اور اپنے دل میں کینہ پالتے رہتے ہیں۔

یہ مریض مستعد، سرگرم اور غصہ یا انتقام کے جذبات سے فوراً لبریز ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی مستعدی سے دوسروں کو باآسانی جل دے سکتا ہے۔ ہمیشہ چڑچڑے پن، بے تابی اور بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے۔

اعصابیت کے شکار مریض جو ہمیشہ افسردہ خاطر اور مغموم رہیں اور جن کا ہاضمہ ہمیشہ خراب رہے۔

بدن کے مختلف حصوں میں وریدی نالیوں کا ابھر آنا اور بواسیری مسوں کا ظاہر ہونا۔

نکس کے مریض سردی کو بہت زیادہ محسوس کرتے ہیں۔

سانس سے ترش بو۔

صبح کے پہر تمام علامات میں شدت واقع ہو جاتی ہے اور سر شام حالت بہتر ہونے لگتی ہے۔

اگرچہ نکس وامیکا کے مریض ہمیشہ سردی زیادہ محسوس کرتے ہیں لیکن ان کی تمام علامتیں مرطوب موسم میں بڑی حد تک کم ہو جاتی ہیں۔

انہیں ذرا سی حرکت کرنے پر سردی محسوس ہونے لگتی ہے، معمولی سی ہوا کا جھونکا بھی ان

پر لرزہ اور کپکپاہٹ کی کیفیت طاری کر دیتا ہے۔ ان کا بدن کسی طور پر گرم نہیں ہوتا۔
شدید سردی جو بستر میں رضائی لینے یا آگ تاپنے سے بھی دور نہ ہو۔
تیز حرارت، سارا جسم آگ کی طرح پھک رہا ہو، خاص طور پر چہرہ سخت سرخ اور گرم ہو، اس کے باوجود مریض ذرا سی حرکت یا جسم کے کسی حصہ سے کپڑا ہٹنے پر شدید سردی محسوس کرنے لگتا ہے۔
پٹھوں میں اینٹھن، تشنج اور جھٹکے، ذرا سا چھونے پر بھی عضلات (پٹھے) غیر شعوری طور پر اینٹھ جاتے ہیں۔
پاخانہ کی حاجت بار بار محسوس ہوتی ہے لیکن اجابت بافراغت نہیں ہوتی۔

موثرات MODALITIES

تکالیف میں شدت: صبح چار بجے کے قریب، ذہنی مشقت، کھانے کے بعد یا بہت زیادہ کھانے کے بعد، چھونے، شور، غصہ، مسالہ دار اشیاء اور منشیات کے استعمال، خشک موسم اور سرد ہوا سے علامات میں شدت واقع ہوتی ہے۔

تکالیف میں افاقہ: شام کے وقت، آرام کے دوران یا ستاتے وقت، لیٹے ہوئے اور مرطوب موسم میں افاقہ محسوس ہوتا ہے۔

حاصل کلام: عہد حاضر کی اس تیز رو مگر مصنوعی زندگی اور عادات سے پیدا ہونے والی متعدد تکلیفیں نکس وامیکا کی زد میں آتی ہیں۔ اس انتہائی تیز رفتار زمانہ اور ذہن اور جسم پر بہت زیادہ تناؤ اور دباؤ ڈالنے والے دور میں لوگ بہت تھک ہار کر شکستہ اعصاب اور تنک مزاج (چڑچڑے) ہو جاتے ہیں۔ راتوں کی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ ان غیر معمولی حالات کا ساتھ دینے کے لئے وہ کثرت سے سگریٹ یا شراب نوشی کا سہارا لینے لگتے ہیں۔ اس صورتحال کے نتیجہ میں بھوک مر جاتی ہے لہٰذا اپنی بھوک چمکانے کے لئے انہیں تیز مسالے دار چٹنیوں اور اچار کھانے کی چاٹ لگ جاتی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ بر آمد ہوتا ہے کہ ان کا ہاضمہ معطل ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس طبقہ سے متعلق لوگ اگرچہ آرام و آسائش اور مال و دولت کے اعتبار سے مطمئن اور خوش حال نظر آتے ہیں لیکن محرومی صحت سے ان

کی زندگی ان کے لئے عذاب بن چکی ہوتی ہے۔ ایسے اشخاص کے لئے نکس وامیکا حیات نو
کا پیغام لے کر آتی ہے۔
ہانمن کے ارشاد کے مطابق نکس وامیکا ہمیشہ رات کے وقت استعمال میں لانا
چاہیے۔

پلسٹلا PULSATILA

امتیازی خصوصیات DISTINGUISHED CHARACTERISTICS

متلون مزاج مریض جن کی مزاجی کیفیات مرغ باد نما کی طرح لمحہ لمحہ بدلتی رہتی ہیں' پل میں
تولہ پل میں ماشہ کا محاورہ ان پر پوری طرح صادق آتا ہے' انتہائی زود رنج اور زود حس اور
ذرا سی بات پر رو دینے والے مریض۔
پلسٹلا کا مریض حلیم الطبع' نرم مزاج' مغموم' دوسروں کی بات جلدی مان لینے والا اور
قدرے چڑچڑا بھی ہو سکتا ہے۔
پلسٹلا کا مریض سرد مزاج کا مالک ہوتا ہے لیکن ٹھنڈک کے احساس کے باوجود اسے
حرارت یا گرمی سے سخت نفرت ہوتی ہے۔ گرمی' گرم کمرے میں' گرم کپڑا اوڑھنے یا ٹکور
(گرم) کرنے سے اس کی تمام تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ اس کے برعکس کھلی ہوا' سرد ہوا' سرد
کمرہ' ٹھنڈے کھانے اور مشروبات اور ٹھنڈی چیزیں لگانے یا ملنے سے افاقہ محسوس کرتا
ہے۔
چربی اور چکنائی سے کراہت کی حد تک نفرت کرتا ہے۔
پلسٹلا کے مریض کے جسم سے خارج ہونے والی تمام رطوبتیں گاڑھی' نرم اور غیر
خراشدار ہوتی ہیں۔ ان کی رنگت اکثر و بیشتر زردی مائل یا زردی مائل سبز ہوتی ہے۔
مریض چاہتا ہے کہ دوسرے اس کا غم بانٹنے کے لئے اسے دلاسا اور تسلی دیتے رہیں۔ جب
اسے دلاسا دینے کی کوشش کی جائے تو وہ فوراً پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتا ہے۔

چھوٹی چھوٹی باتوں پر بے پناہ بے چینی اور گھبراہٹ کا مظاہرہ کرنا پلسٹلا کے مریض کا خاصہ ہے۔

عمومی علامات GENERALS

پیاس ندارد -- مریض پیاس محسوس نہیں کرتا۔
جب کسی کیس (مریض) میں فہرست علامات مجموعہ اضداد اور بالکل بے سروپا Without Head And Tail محسوس ہو اور تکلیف دہ علامتیں ہر وقت بدلتی اور متضاد شکل میں ظاہر ہوتی رہیں تو پلسٹلا کے انتخاب پر غور کرنا چاہیے۔
درد جسم کے تمام حصوں میں گھومتے رہتے ہیں -- ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں منتقل ہو جاتے ہیں۔
پاخانہ کی رنگت متواتر بدلتی رہتی ہے۔ اجابتوں کا رنگ بھی ایک سا نہیں ہوتا۔
حیض کی جملہ تمام بے قاعدگیاں (بشرطیکہ مریضہ میں پلسٹلا کی دیگر خصوصی علامات موجود ہوں)
بخار کا کسی نوع کا ہو پلسٹلا کے مریض دوران حرارت سخت سردی محسوس کرتے ہیں' گرمی سے تکلیف بڑھ جاتی ہے اور پیاس نہیں لگتی۔
اس بات سے قطعاً کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مریض تپ محرقہ' تپ صفراوی یا نزلاوی بخار میں مبتلا ہے' اسے وجع المفاصل ہے یا اسے کن پیڑے (گلسوئے نکلے ہوئے ہیں۔ اگر مریض میں پلسٹلا کی خصوصی علامات موجود ہیں تو اس کے لئے مرض کے نام اور مقام کے تعین و تخصیص کے بغیر پلسٹلا تجویز کی جائے گی۔
متاثرہ حصہ جسم کا سوکھ جانا یا مرجھا جانا۔
یک طرفہ پسینے -- پسینہ بدن کی صرف ایک جانب آتا ہے۔ درد کی ٹیس ایک جگہ پھوٹ کر اطراف میں پھیل جائے جسے دباؤ سے افاقہ محسوس ہو۔
سن بلوغ پر پہنچنے والی لڑکیوں میں (پہلا) حیض آنے میں تاخیر۔
پاؤں بھیگ جانے سے حیض رک جائے۔

جلدی سوزش (سوجے ہوئے حصص جسم) اور پھوڑے پھنسیاں ارغوانی (قرمزی) رنگ کی ہوں۔ پلسٹلا کے مریض کی تمام شکایات شام کے وقت یا رات کے پہلے حصہ میں ظاہر ہوتی ہیں اور انہی اوقات کے دوران زیادہ شدت اختیار کر جاتی ہیں۔

وریدوں کا پھول جانا (بشرطیکہ مریض میں پلسٹلا کی دوسری عمومی علامات کے ساتھ موجود ہو)۔

مرغن اور مقوی غذاؤں' سور کے گوشت' پھل اور پیسٹری کھانے سے معدہ کی خرابیاں۔

فولاد اور کونین پر مشتمل دوائیہ مرکبات کے کثرت استعمال سے پیدا ہونے والے مسموم اثرات کا پلسٹلا موثر فاد زہر ہے۔

موثرات MODALITIES

تکالیف میں افاقہ : سردی' ٹھنڈی غذا اور مشروبات' سرد لیپ' کھلی ہوا' متاثرہ حصہ کی جانب لیٹنے' آہستہ حرکت کرنے' دباؤ اور جسم سے کپڑا ہٹانے سے افاقہ محسوس ہوتا ہے۔

تکالیف میں شدت : گرم کمرہ' گرمی' چربیلی اور چکنائی والی اشیاء' مقوی غذا' سور کا گوشت' پیسٹری' پھل اور گرم غذا کھانے سے تکالیف بڑھتی ہیں۔ شام سے آدھی رات تک' بند کمرہ میں' آندھی کے وقت' پاؤں بھیگ جانے سے علامات شدت اختیار کرتی ہیں۔

جب کسی گھر یا محلہ میں خسرہ کی وباء پھوٹ پڑے تو وہ تمام لوگ جو بیماری سے محفوظ ہوں انہیں دن میں تین مرتبہ پلسٹلا ۳ کھانی چاہیے۔ یہ خسرہ کے حملے کو روکنے میں مدد دے گی۔

حاصل کلام : آخر میں پلسٹلا کی نمایاں خصوصیات مکرر درج کی جاتی ہیں۔

مریض حلیم' نرم اور متلون مزاج' زود حس اور آسانی سے رو دینے والا ہوتا ہے۔

پیاس محسوس نہیں کرتا۔

سرد اور کھلی ہوا میں رہنے سے تمام تکالیف میں افاقہ ہوتا ہے۔

مریض سردی محسوس کرنے کے باوجود گرمی یا حرارت برداشت نہیں کر سکتا۔ تمام تکالیف شام سے نصف شب تک بڑھ جاتی ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ زیر علاج مریض کس مرض

(از روئے تشخص الامراض) کا شکار ہے اگر مندرجہ بالا خصوصیات موجود ہیں تو پلسٹلا شفایابی کی ضامن ثابت ہوگی۔

سلیشیا SILICEA

امتیازی خصوصیات DISTINGUISHED CHARACTERISTICS

ذہنی اور بدنی دونوں اعتبار سے ہمت، استقلال اور جرات کا فقدان۔

مریض کے ہاتھوں اور پاؤں پر پسینہ کثرت سے آتا ہے جس سے ناقابل برداشت بو آتی ہے۔ اساتذہ نے کہا ہے کہ سلیشیا کے مریض کے جسم کے تینوں سروں یعنی سر، پاؤں اور ہاتھوں سے پسینہ خارج ہوتا ہے۔ بعض اوقات پاؤں پر پسینہ نہیں بھی آتا لیکن ان میں سے ناقابل برداشت بو آتی ہے۔

سوکھے کے مرض میں مبتلا بچوں کے سر پر پسینہ اس کثرت سے آتا ہے کہ انہیں گرم رکھنے کی کوئی تدبیر اختیار کرنی پڑتی ہے۔ ان بچوں کے ٹخنے بھی کمزور ہوتے ہیں، بنا بریں وہ دیر سے چلنا پھرنا سیکھتے ہیں۔

پسینہ دب جانے سے پیدا ہونے والی تکالیف کے لئے سلیشیا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

سلیشیا کے مریض غذا ہضم کرنے کی قوت، انجذاب غذا میں اختلال کے باعث نقص تغذیہ (غذائی قلت) کی تکلیفوں کا شکار رہتے ہیں۔

یہ مریض جسمانی اور ذہنی دونوں اعتبار سے غیر معمولی طور پر حساس واقع ہوئے ہیں۔

شور سے ذکی الحسی اور اس سے پیدا ہونے والا اضطراب سلیشیا کے دائرہ کار میں آتا ہے۔

انتہائی حساس اور رو پڑنے والے اشخاص، رقیق القلب جو فوراً ہی دوسروں کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔

بچے ڈھیٹ، ضدی اور سرکش ہو جاتے ہیں۔ جب ان کے ساتھ نرمی اور پیار سے گفتگو کی

جائے تو چیخنے چلانے لگتے ہیں۔

عمومی علامات GENERALS

مریض پر ہر وقت ایک ہی بات کا خبط سوار رہتا ہے۔ اس کے تصور میں ہر لمحہ سوئیاں Pins گھومتی رہتی ہیں۔ وہ خیال ہی خیال میں سوئیاں تلاش کرتا یا انہیں شمار (گنتا) رہتا ہے۔

سلیشیا انسانی جسم سے خارجی اشیاء مثلاً سوئیوں' ہڈی کے ٹکڑوں اور لکڑی کی پھانس وغیرہ کو نکالنے میں بے پایاں فوائد کا حامل پایا گیا ہے۔

مریض کا جسم سرد ہوتا ہے اور اس میں حرارت غریزی کی بے حد کمی ہوتی ہے چنانچہ مریض جب ورزش میں مصروف ہوتا ہے تو اسے اس وقت بھی اپنے آپ کو گرم رکھنے کے لئے گرم لباس زیب تن کرنا پڑتا ہے خصوصی طور پر اسے اپنے ہاتھوں کو ٹھنڈک سے محفوظ رکھنے کے لئے دستانے پہننے پڑتے ہیں۔

سلیشیا کے مریض کمزور' اعصابیت کے شکار' معمولی سی بات سے چڑ جانے والے' ضعیف القلب' حالات کے سامنے گھٹنے ٹیک دینے والے اور مقابلہ کی قوت اور سکت سے محروم ہوتے ہیں۔

سطح جلد بالعموم غیر صحت مند ہوتی ہے جس پر معمولی سا زخم آ جانے یا خراش پڑ جانے سے پیپ پڑ جاتی ہے۔

پاؤں کا پسینہ رک جانے یا دب جانے اور سر اور پیٹھ کو ہوا لگنے سے مریض کسی بھی تکلیف کا شکار ہو سکتا ہے۔

انجذاب غذا کے نقص کے باعث مریض اچھی خاصی غذا کھانے کے باوجود قلت غذا Under Nourished کے عارضہ میں مبتلا ہوتا ہے۔

سلیشیا کے مریض بچوں کا پیٹ پھولا ہوا ہوتا ہے' بازو اور ٹانگیں سکڑی ہوئی' آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی اور چہرہ بوڑھوں کی طرح پچکا اور ڈھلکا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

بچوں میں نشوونما کی رفتار سست پڑ جاتی ہے یا رک جاتی ہے۔

سلیشیا کے مریض کا مزاج سرد ہوتا ہے۔ اس میں حرارت غریزی بہت کم ہوتی ہے وہ

سردی کے مقابلہ کے لئے ضروری قوت مدافعت سے محروم ہوتا ہے اور سرد ہوا کے جھونکے سے اسے بہت جلد سردی لگ جاتی ہے۔

نئے چاند اور پورے چاند کے دنوں میں مرض کی شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

سلیشیا کا مریض بڑا دبلا پتلا ہوتا ہے۔

موثرات MODALITIES

تکالیف میں افاقہ: گرم کمرے میں اور سر کو لپیٹنے سے افاقہ۔

تکالیف میں شدت: سردی یا سرد اور کھلی ہوا، قمری مہینہ کے آغاز اور وسط (ماہ کامل) کے دوران تکالیف شدید ہو جاتی ہیں۔

ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ "جس طرح اناج کے پودے کے تنے کی مضبوطی اور توانائی کے لئے سلیشیا کی کھاد ضروری ہے اسی طرح انسانی دماغ کی صحت و قوت کے قیام کے لئے سلیشیا لازمی جز ہے۔" ان الفاظ میں سلیشیا کی صفات بیان کر کے ڈاکٹر کینٹ نے گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔

HEPAR SULPH ہیپر سلف

امتیازی خصوصیات DISTINGUISHED CHARACTERISTICS

مریض جسمانی اور ذہنی طور پر انتہائی حساس ہوتا ہے بالخصوص سرد ہوا کے جھونکے یا جسم کو ذرا سی بھی کوئی چیز چھو جائے تو مریض کی حالت بگڑ جاتی ہے۔ خفیف سا درد بھی اس کے لئے ناقابل برداشت ہوتا ہے اور مریض پر غشی طاری کر دیتا ہے۔

درد کی رو میں نبض کی ضرب کی طرح تڑپ اور ٹیکن ہوتی ہے۔ ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے درد کی جگہ پر شیشے یا لکڑی کی کرچ یا پھانس کھبو دی گئی ہے۔

عمومی علامات GENERALS

مریض سرد اور کھلی ہوا اور خشک اور مرطوب ماحول سے فوراً متاثر ہوتا ہے۔
غیر معمولی طور پر سردی زیادہ محسوس کرتا ہے لہٰذا سردی سے بچاؤ کے لئے نیچے اوپر بہت سے کپڑے پہنے رہتا ہے۔
موسم گرما میں بھی گرم شال یا اوور کوٹ پہنے رکھتا ہے۔
ہیپر کا مریض درد کے معاملہ میں بڑا ذکی الحس واقع ہوا ہے۔
مریض گرد و پیش اور ماحول کے اثرات بڑی شدت سے محسوس کرتا ہے۔
معمولی معمولی باتوں سے جھنجلا اٹھتا ہے یا برہم ہو جاتا ہے۔
ہمیشہ تبدیلی حالات (تغیر و تبدل) کا خواہاں رہتا ہے۔
پھوڑے، پھنسیاں، جلدی ابھار اور زخم وغیرہ اس قدر ذکی الحس ہوتے ہیں کہ ہاتھ کی لمس یا کپڑے سے چھوا جانا تک برداشت نہیں ہو سکتا۔
مریض کی قوت شامہ (سونگھنے کی قوت) بہت تیز ہوتی ہے۔
مریض بہت چڑچڑا، بیتاب، بے صبرا اور جلد باز ہوتا ہے۔
چھوٹی چھوٹی باتوں پر شدید جذباتی ہیجان کا مظاہرہ کرتا ہے۔
مریض میں اچانک قتل، خود کشی کرنے، جلا دینے اور تباہ کر دینے کی شدید خواہشات (تحریک) پیدا ہو جاتی ہے۔
چیزوں کو نذر آتش کر دینے کی خواہش رکھتا ہے۔
درد، چاقو سے گھونپے جانے یا گولی لگنے سے مشابہ ہوتے ہیں لیکن جب خاص طور پر گلے میں محسوس ہو تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے گلے میں لکڑی کی پھانس چبھو دی ہے۔
مریض معمولی سی جسمانی مشقت سے پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے۔
پسینہ چپچپا، ترش اور رات کے دوران زیادہ آتا ہے۔
گرم مرطوب موسم میں مریض کی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔
مریض چٹنی، اچار اور سرکہ کھانے کی شدید خواہش محسوس کرتا ہے۔
بچوں کے جسم سے ترش بو آتی ہے اور انہیں ترش دست لاحق ہوتے ہیں۔

مریض کام کاج، گفتار اور مشروبات کے پینے میں جلد بازی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ مریض کی زبان سے الفاظ بڑی تیزی سے ادا ہوتے ہیں۔

جلد پر معمولی سے زخم اور خراش میں بہت جلد پیپ پڑ جاتی ہے۔

جلدی ابھاروں میں پیپ پڑنے کا شدید رجحان پایا جاتا ہے۔

"ہیپر سلف جسم اور ذہن کو متاثر کرنے والی طاقت ور دوا ہے۔ مزاج، اعصاب اور نسائج کے لئے اول درجہ کی محرک ہے۔ ایک چھوٹا سا بول، لمس یا ہوا کا ہلکا سا جھونکا مریض میں ہیجان و اضطراب پیدا کرنے کے لئے کافی ثابت ہوتے ہیں۔ فی الحقیقت بہت سے امراض میں جب جسمانی اور دماغی اعتبار سے ماحول اور گرد و پیش سے مریض بہت زیادہ زود رنج اور ذکی الحس واقع ہوا ہو تو یہ کیفیت ہیپر کے استعمال کی نشان دہی کرتی ہے۔" (ٹائلر)۔

موثرات MODALITIES

تکالیف میں افاقہ: گرم لباس، گرمی سے بالعموم اور بالخصوص گرم اور مرطوب موسم میں افاقہ محسوس ہوتا ہے۔

تکالیف میں شدت: صبح اور شام کے اوقات میں، خشک، سرد اور تیز ہوا اور متاثرہ حصہ کے بل لیٹنے کی صورت میں تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔

چائنا CHINA

امتیازی خصوصیات DISTINGUISHED CHARACTERISTICS

انتہائی کمزوری اور نقاہت جو خاص طور پر خون، مادہ منویہ، پسینہ اور اسی قسم کے دیگر سیالات کے ضائع ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ کمی خون روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہے اور چہرہ بے رونق اور زرد ہو جاتا ہے۔ کانوں میں سائیں سائیں اور گھنٹیاں بجنے کی آوازیں سنائی دینے لگتی ہیں۔

منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ مریض خوراک سے نفرت کرتا ہے لیکن گندی مندی مسالے دار اور چٹ پٹی اور محرک اشیا اور کافی پینے کی خواہش ظاہر کرتا ہے۔ معمولی سی مشقت پر مریض کو پسینہ آ جاتا ہے۔ بچے مسلسل تر لقمہ (لذیذ مزیدار چیزیں) کا تقاضا کرتے رہتے ہیں۔

لمس (چھونے) کے معاملہ میں چائنا کا مریض انتہائی ذکی الحس ہوتا ہے۔ کوئی شخص اس کے قریب آنے کی کوشش کرے تو اس خیال سے انتہائی خوف زدہ ہو جاتا ہے کہ کہیں وہ قریب آکر اسے چھو نہ لے۔

پیٹ میں نفخ -- مریض یوں محسوس کرتا ہے جیسے اس کا پیٹ ریح سے بھرا پڑا ہے۔ ڈکار آنے یا ریح کے خارج ہونے سے افاقہ نہیں ہوتا (بخار' دل اور اعصابی عوارض میں بالخصوص یہ علامت دیکھنے میں آتی ہے)۔ ہر دوسرے روز علامات شدت اختیار کر جاتی ہیں۔

عمومی علامات GENERALS

چائنا کے بیشتر مریض اگرچہ تنومند اور دوہرے بدن کے مالک ہوتے ہیں لیکن ان کے چہرے کی رنگت ہمیشہ زرد اور پیلی رہتی ہے۔ سرخی سے محرومی کی اس علامت سے مریض کو کمی خون کے عارضہ کا شکار دینے میں چنداں مشکل پیش نہیں آتی۔ چائنا کا مریض سرد ہوا سے بہت ذکی الحس واقع ہوا ہے چنانچہ اسے ہر وقت سردی لگنے کا امکان رہتا ہے۔ اکثر مریضوں میں جسمانی قوت و توانائی کا یکسر فقدان ہوتا ہے۔ چند قدم چلنے سے سانس پھول جاتی ہے۔

کوئی چیز ذرا سی بھی چھو جائے تو انہیں سخت ناگوار گزرتا ہے لیکن سخت دباؤ سے افاقہ پہنچتا ہے۔

درد کی رو جسم کو نوچتی' پھاڑتی' کاٹتی' ٹیس دار' جھٹکن دار اور چاقو بھونکنے کی طرح محسوس ہوتی ہے۔

ناک' گلے' رحم یا جسم کے کسی اور منفذ Orifice کے راستے مسلسل اور بہت زیادہ سیلان خون سے پیدا ہونے والی بیماریاں چائنا کے احاطہ اثر میں آتی ہیں۔

مریض بہت زیادہ سردی محسوس کرتا ہے۔ سرد ہوا' سردی یا جسم کے کسی حصہ کو سرد ہوا لگے تو اس سے فورا متاثر ہوتا ہے۔

کھانے سے اگرچہ نفرت کرتا ہے لیکن شدید بھوک بھی محسوس کرتا ہے۔

بخار کے دوران : لرزہ سے پہلے اور بعد میں تشنگی اور پسینہ آنے کے دوران شدید پیاس محسوس کرتا ہے۔ لرزہ کے دوران پیاس محسوس نہیں کرتا۔

بیدار ہونے پر مریض کا مزاج چڑچڑا' منہ کا ذائقہ کڑوا اور زبان پر سفید تہ جمی ہوتی ہے۔

چائنا کے مریض کو اسہال کی کثرت بے حد نڈھال کر دیتی ہے۔ دست پتلے' جلندار اور غیر ہضم شدہ غذا اور صفرا پر مشتمل ہوتے ہیں۔

سیاہی مائل اور انتہائی بدبو دار دست' بلا ارادہ اور درد کے بغیر کثرت سے خارج ہوتے ہیں۔

نیند کے دوران بھی مریض بے چین رہتا ہے۔ نیند میں شروع سے لے کر آخر تک خواب آتے رہتے ہیں۔ اٹھنے پر اپنے آپ کو ترو تازہ محسوس کرتا ہے۔

کینٹ کہتا ہے "وہ لوگ جو ملیریا کے اثرات کے باعث اعصابی دردوں کا بہت زیادہ شکار رہے ہوں یا بار بار سیلان خون کے باعث قلت خون کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے ہوں ان میں ایسی علامتیں ظاہر ہونے کا امکان ہے جن کے علاج کے لئے چائنا کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔"

موثرات MODALITIES

تکالیف میں شدت : ذرا سا چھو جانے' ہوا کے جھونکوں' ہر دوسرے روز' پھل اور تیزابیت پیدا کرنے والی اشیاء کھانے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

تکالیف میں افاقہ : درد سے متاثرہ حصہ کو سختی سے دبانے' آرام اور حرارت سے افاقہ ہوتا ہے۔

"ہانمن کا وقار اور ہومیوپیتھس کا مفاد اس دوا کی تاریخ سے مستقل طور پر وابستہ ہیں۔ یہ پہلی دوا تھی جس کے خواص ہانمن نے ثابت کئے اور جس نے اس کے شعور کے دروازے ہومیوپیتھی کے نظریہ کو دریافت کرنے کے لئے کھول دیئے۔ ہانمن اور

ہومیوپیتھس کے لئے سنکونا بارک (چائنا) کو وہی تاریخی اہمیت حاصل ہے جو نیوٹن کے لئے اس سیب کو حاصل ہے جس کے گرنے کے عمل سے اس نے کشش ثقل کا اصول دریافت کیا تھا۔" (کلارک)

بیلا ڈونا
BELLADONNA

امتیازی خصوصیات DISTINGUISHED CHARACTERISTICS

سرخی اور جلتی ہوئی آگ کی طرح گرمی اور تپش بیلا ڈونا کی اہم ترین علامت ہے۔ جسم اتنا گرم ہوتا ہے کہ معائنہ کے لئے چھوئیں تو انگلیوں میں جلتی ہوئی آگ کی سی تپش محسوس ہوتی ہے۔

آنکھ کی پتلیاں پوری طرح پھیلی ہوئی اور آنکھوں میں نمایاں چمک۔

چہرہ کا رنگ قرمزی سرخ اور گرم۔ سباتی (کنپٹی) شریانوں میں تپکن۔ سر گرم مگر ہاتھ اور پاؤں سرد۔ نبض تیز، سخت اور بھرپور۔ مریض ٹھنڈے مشروبات بالخصوص لیمونیڈ نوش کرنے کی زبردست خواہش کا اظہار کرتا ہے۔

حلق اور زبان قرمزی سرخ ہوتے ہیں۔

روشنی سے نفرت۔

عمومی علامات GENERALS

"شدید سوزش جو دائرہ کے نصف قطر کی سمت سے اطراف کو پھیلتی ہے" (نیش)

مرض کا حملہ بالخصوص بچوں میں اچانک وارد ہوتا ہے۔

بیلا ڈونا کے ہذیان میں مریض کاٹتا، تھوکتا اور مار دھاڑ کرتا ہے اور جو چیز بھی اس کے ہاتھ لگے اس کو توڑ پھوڑ دیتا ہے۔

مسلسل قہقہے لگا لگا کر ہنستا اور پاگلوں کی طرح گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتا ہے۔

مریض چھلانگ لگا کر بستر سے اٹھ بیٹھتا اور نکل بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس اضطراری حالت میں اس کا سر اور چہرہ بے حد گرم اور اس کی آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی ہوتی ہے۔ مریض آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہے۔

بیلا ڈونا کے مریض کی رگ رگ میں شدت اور تندہی دوڑتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اکثر امراض کا حملہ نہایت شدت اور ناگہاں (آناً فاناً) مریض کو آن دبوچتا ہے۔ بیلا ڈونا کا نام لیتے ہی ہمارے ذہن میں فوری اور آناً فاناً شدت امراض یا علامات کی تصویر ابھر آتی ہے۔

"شدید درد -- شدید سر درد -- شدید تپکن' شدید ہذیان' شدید خبط' شدید تشنج' یکایک چونک اٹھنا یا بدک جانا' اچانک پٹھوں میں پھڑکن یا جھٹکے۔" (ٹائلر)

"قصہ کوتاہ بیلا ڈونا کے مریض کے ذہن میں ایک ہلچل' ہنگامہ اور طوفان سا برپا ہوتا ہے۔" (ٹائلر)

توہمات : مریض کو بستر پر مکڑیاں اور کیڑے بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔

سیاہ کتے' مقتل اور تختہ دار نظر آتے ہیں جن سے وہ خوف کھانے لگتا ہے۔

یہ سمجھتا ہے کہ اس نے سر راہے کسی شخص کو چھرا گھونپ کر ہلاک کر دیا ہے۔

اسے خیالی جانوروں سے خوف محسوس ہوتا ہے۔

موثرات MODALITIES

تکالیف میں افاقہ : چپ چاپ ایک جگہ بیٹھنے' سینہ تان کر (اکڑ کر) بیٹھنے' ٹکور (گرم) اور کپڑا لپیٹنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

تکالیف میں شدت : لیٹنے' جھکنے' ادھر ادھر مڑنے' شور' روشنی' لمس' دباؤ' متاثرہ حصہ کے بل لیٹنے' حرکت' ٹھوکر لگنے' سرد ہوا' سرد ہوا کے جھونکے اور تین بجے بعد دوپہر سے لے کر آدھی رات کے بعد تک تکالیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

بیلا ڈونا کی خاص علامتوں کو ذہن نشین رکھنے کے لئے طلباء کو لفظ BIRDS یاد کر لینا چاہیے۔ بی BURNING جلن کے لئے۔ آئی INFLAMMATION سوزش کے لئے۔ آر REDNESS سرخی کے لئے - ڈی DELERIUM ہذیان کے لئے اور ایس

SPASMS تشنج کے لئے۔

برائی اونیا BRYONIA

امتیازی خصوصیات DISTINGUISHED CHARACTERISTICS

خفیف سی خفیف اور معمولی سی حرکت سے نفرت اور تکلیف میں اضافہ۔ پلک جھپکنے یا لب ہلانے سے بھی تکلیف بڑھ جائے۔
مکمل سکون اور آرام کی نہ صرف خواہش بلکہ اس سے تمام تکالیف افاقہ پاتی ہیں' مریض یہ چاہتا ہے کہ کوئی بھی اس کی طرف توجہ نہ دے۔ حد درجہ چڑچڑا پن' مریض کو پیاس بہت ستاتی ہے بالخصوص طویل وقفوں کے بعد بہت زیادہ پانی پی جاتا ہے۔

عمومی علامات GENERALS

معمولی سی مخالفت یا ذرا سی خلاف مرضی بات پر مریض سخت برہم ہو کر غصہ میں آ جاتا ہے۔
بحث و تکرار' اختلاف رائے' مایوسی یا غصہ کی وجہ سے فوراً سیخ پا ہو جاتا ہے۔ طبیعت کی یہ جذباتی کیفیت برائی اونیا کی منفرد خصوصیت ہے جو دیگر کسی دوا میں موجود نہیں ہے۔
برائی اونیا کے مریض کا چہرہ سیاہی مائل سرخ اور اس پر بدحواسی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔
ہونٹ' گلا اور دہن انتہائی خشک ہوتے ہیں۔
زبان پر گہری سفیدی کی تہ۔
درد کی ٹیسیں ٹانکا لگنے یا نشتر زنی کے مشابہ ہوتی ہیں۔ معمولی سی حرکت سے درد کی شدت بڑھ جاتی ہے۔
مریض اپنے گھر میں ہوتے ہوئے بھی یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اسے اس کے گھر پہنچا دیا جائے۔
مفلسی یا اپنے مفلوک الحال ہو جانے کا خوف۔
کاروبار کے متعلق مسلسل باتیں کرتا رہتا ہے۔

برائی اونیا کے مریض کو نہ تو چڑانا چاہیے اور نہ ہی اس کی بات کاٹنی چاہیے کیونکہ اس سے اس کی حالت زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔ اگر کسی چیز کی خواہش محسوس کرتا ہے تو یہ نہیں بتا سکتا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔

برائی اونیا کا مریض ذہنی طور پر انتہائی سست ہوتا ہے۔ ذرا سی حرکت سے اس کی حالت بگڑ جاتی ہے یہاں تک کہ سوچ بچار اور بات چیت بھی ناگوار خاطر ثابت ہوتی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہلائے جلائے بغیر اسے تن تنہا ایک جگہ پڑا رہنے دیا جائے۔ مکمل سکون و آرام اور دوسروں سے الگ تھلگ رہنے کی خواہش برائی اونیا کی امتیازی علامت ہے۔

برائی اونیا ان عوارض میں خوب کام کرتی ہے جن کی علامتیں آہستہ آہستہ ظاہر ہوتی ہیں۔ مریض علامات مرض کے ظہور سے قبل طبیعت میں گراوٹ کے آثار محسوس کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو بالکل پہلے کی طرح تندرست و چاک و چوبند محسوس نہیں کرتا (اگرچہ وہ واضح طور پر تکلیف ظاہر نہیں کر سکتا) لیکن بے ہمتی، سستی اور تکان محسوس کرتا ہے۔ وہ کوئی کام نہیں کرنا چاہتا نہ ہی وہ یہ چاہتا ہے کہ اسے بلایا جائے۔ یہ علامتیں بتدریج زیادہ شدید ہوتی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ کسی مرض کی واضح علامات محسوس ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس مرحلہ پر اگر برائی اونیا کا استعمال شروع کر دیا جائے تو روز اول گربہ کشتن کے مصداق حملہ آور مرض ابتدائی مراحل میں ہی نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

برائی اونیا کا مریض گنواروں کی طرح اناپ شناپ جو چیز بھی مل جائے منہ میں ڈال لیتا ہے۔ غذا کے معیار اور نفاست کی پرواہ کیے بغیر وہ سب کچھ ہڑپ کر جاتا ہے۔

پلیوری اور نمونیا کے عوارض میں برائی اونیا کا مریض متاثرہ حصہ کے بل لیٹے گا کیونکہ اس سے اس کی تکلیف میں افاقہ ہوتا ہے۔ یہ علامت بظاہر عجیب معلوم ہوتی ہے لیکن برائی اونیا کی مخصوص علامت ہے۔

موثرات MODALITIES

تکالیف میں افاقہ: آرام، دباؤ، طویل وقفوں کے بعد کثیر مقدار میں پانی پینے سے افاقہ۔

تکالیف میں شدت: حرکت، گرمی، بند کمرے، کھانا کھانے، نو بجے رات، صبح کے وقت، دباؤ سے نکلنے کے لئے حرکت کے آغاز (بالخصوص دماغی علامات) سے تکالیف بڑھتی ہیں۔

آئندہ مطالعہ کے لئے موزوں کتب کا انتخاب

ہومیوپیتھی کیا ہے، معارف الادویہ اور تفہیم الادویہ کے مطالعہ کے بعد اکثر ناظرین مزید مطالعہ کے لئے موزوں کتب کے متعلق جاننا چاہتے ہیں۔ ان کی آسانی کے لئے ذیل میں چند تجاویز پیش خدمت ہیں۔

کسی بھی علم یا فن میں مہارت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے تاریخی پس منظر اور اس کی تحقیق اور کھوج لگانے والے اور اسے ترقی کے مدارج پر فائز کرنے والی شخصیات کے حالات و کوائف سے آگاہی حاصل کی جائے۔ ہومیوپیتھی کی دریافت اور اس کے اٹل قوانین کو پروان چڑھانے کا سہرا عظیم معالج ڈاکٹر ہانمن کے سر ہے۔ ہومیوپیتھی کے ہر طالب علم کو چاہیے کہ ہومیوپیتھی کی مزید کتب کے مطالعہ سے پہلے ڈاکٹر ہانمن کی حیات جاوید کا گہرا مطالعہ کرے۔ اردو زبان میں ہانمن کی زندگی پر دو مستند کتب موجود ہیں۔

سوانح ہانمن : یہ ایک چھوٹا سا پمفلٹ ہے جس میں ہانمن کی بامقصد زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دوسری کتاب ہانمن کے حالات زندگی کا مکمل تذکرہ ہے۔ اس تصنیف کا نام حیات ہانمن ہے۔ ہانمن کی زندگی کا مطالعہ اس فن میں ترقی کرنے والوں کے لئے قدم قدم پر مشعل راہ کا کام دیتا ہے۔ حیات ہانمن کے مطالعہ کے بعد ہانمن کی دو بنیادی تصانیف آرگینن (کلیات) اور کرانک ڈزیزز (امراض مزمنہ) پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔ آرگینن دنیائے طب کی عجوبہ روز گار تصنیف ہے جس میں ہومیوپیتھی کے تمام بنیادی اصولوں اور اسرار و رموز کی بھرپور وضاحت کی گئی ہے۔ ہانمن کی اس کتاب کے دو اردو تراجم موجود ہیں (ا) کلیات ہومیوپیتھی اور (2) قانون ہومیوپیتھی۔ پہلی تصنیف آرگینن کا اختصار ہے اور اس کا انداز بیان مبتدیوں کے لئے خاص طور پر نہایت موزوں ہے۔ کلیات ہومیوپیتھی کے بعد تفصیلی مطالعہ کے لئے قانون ہومیوپیتھی کو زیر مطالعہ لانا چاہیے۔ انگریزی دان حضرات کے لئے بعد ازاں بالڈون کی آرگینن اور بورک کی آرگینن کا

مطالعہ نہایت مفید رہے گا۔ آرگینن کے مطالعہ کے بعد شائقین کو کرانک ڈزیز (امراض مزمنہ) کے مطالعہ پر اپنی تمام تر توجہ مرکوز رکھنی چاہیے۔ یہ ہانمن کی ضخیم تصنیف شمار ہوتی ہے لہٰذا مبتدیوں کو اس کے خلاصے کے مطالعے تک اپنے آپ کو محدود رکھنا چاہیے۔ اردو زبان میں امراض مزمنہ کے نام سے اس نادر روزگار تصنیف کا خلاصہ شائع ہو چکا ہے۔ ہانمن کی کرانک ڈزیز کے نظری (تھیوری) حصہ کا انگریزی متن بھی اگر آپ کو مل سکے تو اسے ضرور مطالعہ میں رکھنا چاہیے۔

ہانمن کی مذکورہ بالا تصانیف آرگینن اور کرانک ڈزیز (امراض مزمنہ) کی شرح ڈاکٹر کینٹ نے لیکچرز آن ہومیوپیتھک فلاسفی کے عنوان کے تحت لکھی ہے۔ اس کتاب کو ہومیوپیتھک لٹریچر میں کلاسک کا درجہ حاصل ہے۔ اگر آپ کو یہ کتاب مہیا ہو سکے تو اسے نہ صرف ایک بار پڑھیے بلکہ بار بار پڑھیے۔ حال ہی میں اس کا نہایت شستہ اردو ترجمہ میری نظر سے گزرا ہے۔ کوئی ہومیوپیتھ اس کتاب کے مطالعہ اور اس کے مندرجات کو ذہن نشین کیے بغیر ان کامیابیوں کی توقع نہیں کر سکتا جو کینٹ کے کامیاب و کامران شاگردوں کا طرہ امتیاز تھیں۔

ہومیوپیتھی کے بنیادی اصولوں اور نظریات پر لکھی گئی مندرجہ بالا تصانیف و تراجم کے مطالعہ کے بعد آپ کو عملی ہومیوپیتھی کے مضامین پر خواص الادویہ (میٹریا میڈیکا) اور معالجات (تھراپیوٹکس) کی کتب کو مطالعہ میں لانا چاہیے۔

اردو زبان میں گنجینہ علامات خواص الادویہ کے مضمون پر سب سے جامع اور مکمل کتاب ہے۔ اس کے تمام مندرجات ان تمام اغلاط سے پاک ہیں جو اس مضمون پر مارکیٹ میں موجود کتب میں پائی گئی ہیں۔ اس کتاب کا ہر ہر لفظ تحقیق و تجربہ کی کسوٹی پر پرکھ کر لکھا گیا ہے۔ یہ کتاب تین چار حصوں پر مشتمل ہے۔ یہ سطور لکھتے وقت اس کے دو حصے دستیاب ہیں۔ بقیہ حصوں کے نظر ثانی شدہ مضامین ہومیوپیتھک میگزین میں بالاقساط شائع ہو رہے ہیں۔ انگریزی میں خواص الادویہ پر "ایلن کی نوٹس" اور بورک میٹریا میڈیکا صف اول کے ہومیوپیتھک لٹریچر میں شمار کی جاتی ہیں۔ یہ دو کتب ہر کامیاب ہومیوپیتھ کی میز پر آپ کو موجود ملیں گی۔ ان کے بغیر ہومیوپیتھک پریکٹس قریب قریب ناممکن ہے۔ زیادہ دلچسپی رکھنے

والے حضرات نیش لیڈرز، کینٹ میٹریا میڈیکا اور ٹائلر کی ڈرگ پکچرز ضرور مطالعہ کریں۔
خواص الادویہ کے بعد معالجات کی باری آتی ہے۔ اس مضمون پر ہومیوپیتھک لٹریچر میں ایک سے ایک بڑھ کر مفید کتب موجود ہیں لیکن یہاں میں صرف نہایت ضروری کتب کا ذکر کروں گا۔ مبتدی حضرات کے تسکین ذوق کے لئے ہومیوپیتھک گائیڈ اور مرقع ہومیوپیتھی بیش از بیش فوائد کی حامل تصانیف ہیں۔ بعد ازاں ان میں معالجات ہومیوپیتھی کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کتاب کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن اب زیر طبع ہے۔ انگریزی میں بگنرز ہومیوپیتھک گائیڈ اور کلارک پریس کرائبر معالجات پر مسلمہ شہرت رکھنے والی تصانیف ہیں۔ گھریلو استعمال کے لئے لاری کا ایپی ٹوم قابل توجہ تصنیف ہے۔

قارئین اگر اس سلسلہ میں مزید کسی مشورہ یا رہنمائی کی تشنگی محسوس کریں تو بلا توقف ہمیں لکھ سکتے ہیں۔